ماہنامہ

ای تعلیم

eta eem

بہترین استاد
بہترین تعلم

سیکھیے، سکھائیے

September 2025

حب رسولؐ، دین حق کی شرطِ اول

پڑھتا ہے جو، پڑھا بھی وہی سکتا ہے

سٹیم سکولز، موجودہ دور کی ضرورت

شمارہ نمبر 7

05	حب رسولؐ، دینِ حق کی شرطِ اول
08	سیرت النبیؐ اور استاد کے اوصاف
10	آرٹ اینڈ کرافٹ اور کہانیاں
12	بچوں میں شکر گزاری پیدا کریں
14	ٹیکنالوجی اور اساتذہ کا کردار
17	پڑھتا ہے جو، پڑھا بھی وہی سکتا ہے
20	سٹیم سکولز، موجودہ دور کی اہم ضرورت
22	اردو اور انگریزی تدریس کے جدید طریقے
33	اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہلِ دل
36	خلوص سے روشن کیا گیا چراغ

ایڈیٹر: مالک خان سیال

ایڈوائزری بورڈ:

سید عامر محمود، محمد عامر شہزاد، محمد اسلم خان، طارق جاوید

ریسرچ ٹیم:

1۔ ارسلان شاکر 2۔ اصغر حمید

3۔ محمد سلیمان 4۔ ڈاکٹر عبداللہ عزام

ڈیزائننگ: حافظ شہزاد الحسن

Ghazali Education Foundation

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

برائے وٹس ایپ رابطہ:

0333-1211244

فی شمارہ: 100 روپے

سالانہ سبسکرپشن: 1200 روپے

E-5 ثمن برگ جوہر ٹاؤن، لاہور

قرآن وحدیث

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ الَّذِیۡنَ هَاجَرُوۡا وَ جٰهَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ یَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۲۱۸﴾

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا، تو وہ بیشک اللہ کی رحمت کے امید وار ہیں، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا مکہ فتح ہونے کے بعد (اب مکہ سے مدینہ کے لیے) ہجرت باقی نہیں ہے ' لیکن خلوص نیت کے ساتھ جہاد اب بھی باقی ہے اس لیے جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکل کھڑے ہو۔

یومِ دفاع، عزم و استقلال کا دن

بچوں کے ساتھ مل کر سکول میں یومِ دفاع منانے کا اہتمام کیجیے

یومِ دفاعِ پاکستان (6 ستمبر) ہمارے قومی وقار، اتحاد اور قربانیوں کی یادگار ہے۔ اس دن کو سکولوں میں منانا نئی نسل کو اپنے وطن سے محبت، جذبۂ قربانی اور افواجِ پاکستان کے کردار سے روشناس کرانے کا بہترین موقع ہوتا ہے۔ اساتذہ اس دن کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور طلبہ میں قومی شعور بیدار کرنے میں مرکزی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

سب سے پہلے، اساتذہ کو چاہیے کہ وہ یومِ دفاع کے حوالے سے ایک جامع منصوبہ بندی کریں جس میں تقریری مقابلے، ملی نغموں کی پرفارمنس، ٹیبلوز، اور معلوماتی کوئز شامل ہوں۔ طلبہ کو شہداء کی قربانیوں، 1965ء کی جنگ کے واقعات اور اس دن کی اہمیت پر مبنی کہانیاں اور ڈاکیومنٹریز دکھا کر حب الوطنی کے جذبات کو اجاگر کیا جا سکتا ہے۔ سکول اسمبلی میں اس دن کی مناسبت سے خصوصی تقاریر کا اہتمام کیا جائے تاکہ طلبہ اسے محض تعطیل کا دن نہ سمجھیں بلکہ اس کے پس منظر سے آگاہ ہوں۔

اساتذہ طلبہ کو دفاعِ وطن کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی سرگرمیوں میں شامل کریں، جیسے کہ "میرا سپاہی میرا ہیرو" کے عنوان پر مضمون نویسی، یا پاک فوج کے مختلف شعبہ جات کا تعارف۔ ان سرگرمیوں سے نہ صرف طلبہ کے علم میں اضافہ ہو گا بلکہ ان کی تخلیقی اور تحقیقی صلاحیتیں بھی نکھریں گی۔

آخر میں، سکولوں میں یومِ دفاع کی تقریبات اس انداز میں ترتیب دی جائیں کہ ہر طالب علم کسی نہ کسی طرح اس میں شامل ہو سکے۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں کے اندر نظم و ضبط، جذبہ خدمت، اور قومی یکجہتی کا شعور پیدا کریں۔ یہ دن صرف ماضی کی یادگار نہیں بلکہ مستقبل کی تیاری کا موقع بھی ہے، جسے اساتذہ اپنے مثبت کردار سے ایک تعلیمی اور تربیتی موقع میں بدل سکتے ہیں۔

اداریہ

مالک خان سیال

حبِ رسولؐ، دینِ حق کی شرطِ اول

سیرت النبیؐ دراصل وہ چراغ ہے جو زندگی کے ہر گوشے کو منور کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہمیں عقیدہ، عبادت، اخلاق، کردار، تعلیم و تربیت، معاشرت اور معیشت کے وہ تمام پہلو ملتے ہیں جو انسان کو دنیا و آخرت میں کامیاب بنا سکتے ہیں۔ بچوں کے دلوں میں نبی کریم ﷺ کی محبت پیدا کرنا اور انہیں سیرت کے مطالعہ کی طرف مائل کرنا نہ صرف والدین بلکہ اساتذہ کی بھی اولین ذمہ داری ہے، کیونکہ بچپن میں پڑی ہوئی چھاپ ساری زندگی قائم رہتی ہے۔

سیرت النبیؐ انسانیت کے لیے کامل نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا:

"لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"

(یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے)۔

یہی وجہ ہے کہ بچوں کو سیرت کے مطالعہ اور اتباع کی طرف مائل کرنا ان کی شخصیت سازی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔

❑ گھر کا ماحول اور والدین کی ذمہ داری

سب سے پہلی درسگاہ بچہ کا گھر ہے۔ اگر گھر کے ماحول میں محبتِ رسول ﷺ کی فضا قائم ہو، والدین درود شریف پڑھیں، سیرت کی باتیں کریں اور سنت کے مطابق زندگی گزاریں تو بچے بھی فطری طور پر اس روشنی کو قبول کرتے ہیں۔ بچوں کو نصیحت سے زیادہ عمل متاثر کرتا ہے۔ اگر والدین خود نبی کریم ﷺ کے اخلاق کو اپنائیں، نرم گفتاری، مسکراہٹ، امانت داری اور انصاف کا مظاہرہ کریں تو بچے ان صفات کو اپناتے ہیں۔ والدین کے اخلاق، رویے اور معمولات ہی بچوں کے دل میں محبتِ رسول ﷺ کے بیج بوتے ہیں۔

❑ قصص وحکایات کے ذریعے تربیت

بچوں کو کہانیوں سے دلچسپی ہوتی ہے۔ اگر انہیں رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے واقعات، جیسے آپ ﷺ کی بچپن کی صداقت، یتیموں پر شفقت، حیوانات سے ہمدردی اور صحابہ کرام کے ساتھ محبت کے قصے سنائے جائیں تو وہ نہ صرف محظوظ ہوں گے بلکہ دل میں محبتِ رسول ﷺ بھی پروان چڑھے گی۔

❑ محبت بھرے نعتیہ اشعار اور نغمے

نعتیں اور حمدیہ اشعار بچوں کی فطرت میں ایک خاص کشش رکھتے ہیں۔ سادہ الفاظ میں لکھی ہوئی نعتیں بچوں کو یاد کرائی جائیں تو ان کے دلوں میں نبی ﷺ کی محبت گہرے نقوش چھوڑتی ہے۔

❑ بچوں کے لیے خصوصی سیرت پروگرام

- بچوں کو ہدایت دی جائے کہ وہ روزانہ ایک سنت کو اپنانے کی کوشش کریں۔
- سیرت النبیؐ کے مضامین کو نصاب میں شامل کیا جائے۔
- سیرت پر مبنی تقریری و کوئز مقابلے ہوں۔
- سکولوں میں "ہفتہ سنت" یا "سیرت ڈے" منایا جائے جس میں بچے حضور ﷺ کے اخلاق کو عملی طور پر پیش کریں۔
- طلبہ کو خدمتِ خلق کی سرگرمیوں میں شامل کیا جائے، کیونکہ نبی ﷺ کی حیاتِ مبارکہ خدمتِ انسانیت سے بھری ہوئی ہے۔

❑ محبتِ رسول ﷺ کی علامت: سنت کی پیروی

بچوں کو یہ بتایا جائے کہ نبی ﷺ کی محبت کا حقیقی اظہار سنتوں کی پیروی ہے۔

- کھانے پینے کے آداب
- سلام میں پہل کرنا
- بڑوں کا احترام اور چھوٹوں پر شفقت

ایسی سنتوں کو روزانہ کی بنیاد پر اپنانے کی ترغیب دی جائے۔

❑ اجتماعی سرگرمیاں اور خدمتِ خلق

نبی ﷺ نے یتیموں، مسکینوں اور جانوروں تک سے محبت و شفقت کی تعلیم دی۔ اگر بچوں کو عملی طور پر خدمتِ خلق کے مواقع دیے جائیں، جیسے بیماروں کی عیادت، ضرورت مندوں کی مدد، یا ماحول کی صفائی، تو وہ براہ راست نبی ﷺ کی تعلیمات سے جڑ جاتے ہیں۔

❑ دعا اور ذکرِ رسول ﷺ

بچوں کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ نبی ﷺ کی محبت دل میں اسی وقت پختہ ہوتی ہے جب زبان ذکرِ رسول ﷺ سے تر رہتی ہے۔ جب بچپن سے ہی بچوں کے دلوں میں نبی کریم ﷺ کی محبت جاگزیں ہو جائے تو ان کی شخصیت نیکی، اخلاص، ایثار اور خدمتِ انسانیت کی روشنی میں پروان چڑھے گی، اور یہی اصل مقصدِ تعلیم و تربیت ہے۔

❑ سیرت کے ساتھ تعلق کو مستقل بنانا

یہ ضروری ہے کہ بچوں کو صرف ربیع الاول کے موقع پر ہی سیرت سے نہ جوڑا جائے، بلکہ سال بھر سیرت کے مضامین پڑھائے جائیں۔ سکولوں میں ہر ہفتے یا مہینے سیرت کلاسز رکھی جائیں تاکہ یہ عمل مستقل مزاجی کے ساتھ جاری رہے۔

❑ اساتذہ کا کردار

اساتذہ بچے کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اگر استاد اپنے اندازِ تدریس میں نرمی، عدل و انصاف اور شفقت کو شامل کرے تو یہ عملی سبق بچوں کے لیے نبی ﷺ کے اسوہ کی جھلک بن جاتا ہے۔ طلبہ کو نہ صرف سیرت پڑھائی جائے بلکہ استاد خود بھی اپنے کردار سے سیرت کا نمونہ پیش کرے۔

بچوں کو سیرت النبیؐ سے جوڑنا اور ان کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ پیدا کرنا ایک مسلسل اور ہمہ جہت کوشش ہے جس میں والدین، اساتذہ، تعلیمی ادارے اور معاشرہ سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ جب بچے محبتِ رسول ﷺ میں پروان چڑھیں گے تو ان کی شخصیت نیکی، خلوص، ایثار اور خدمتِ انسانیت کی روشنی سے منور ہو گی۔ یہی وہ نسل ہو گی جو دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی کی حق دار ٹھہرے گی۔

اصغر حمید

سیرتِ النبی ﷺ اور استاد کے اوصاف

تعارف

استاد کو انسان کی شخصیت سازی میں ایک بنیادی ستون کی حیثیت حاصل ہے۔ وہ نہ صرف علم کا ذریعہ ہے بلکہ کردار، اقدار، رویّے اور تربیت کا مرکز بھی ہے۔ اگر ہم مثالی استاد کی بات کریں تو ہمیں سیرتِ رسول ﷺ کی طرف رجوع کرنا ہوگا، کیونکہ آپ ﷺ نے تعلیم، تربیت، رہنمائی اور اخلاق میں جو اسوہ پیش کیا، وہ تا قیامت ہر استاد کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ سیرتِ النبی ﷺ میں ہمیں نہ صرف ایک پیغمبر، حکمران، شوہر، باپ اور دوست کی جھلک ملتی ہے بلکہ ایک کامل معلم کی صفات بھی نظر آتی ہیں

نبی کریم ﷺ بطور معلم

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو صرف وحی پہنچانے والا ہی نہیں بنایا بلکہ معلم بنا کر بھیجا۔ قرآن میں ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

ترجمہ: "وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیات پڑھتا ہے، ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

یہی وہ جامع صفات ہیں جو ایک کامل استاد کے لیے مطلوب ہیں: علم دینا، تربیت کرنا، حکمت سکھانا، اور دلوں کو پاک کرنا۔

آپ ﷺ کا تعلیمی انداز

نبی اکرم ﷺ کا اندازِ تعلیم نہایت سادہ، فطری اور محبت سے بھرپور تھا۔ آپ ﷺ طلبہ کی ذہنی سطح کے مطابق بات کرتے، سوالات کو سراہتے اور مثالوں سے مفہوم واضح کرتے۔ کبھی سبق دہرانے کو برا نہ سمجھتے، نہ جھڑکتے، نہ حقارت آمیز رویہ اپناتے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"انما بعثت معلماً" (ترمذی)

ترجمہ: "مجھے صرف معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

یہ اعلان اس بات کا غماز ہے کہ تعلیم دینا صرف پیشہ نہیں، بلکہ ایک مقدس فریضہ ہے۔

اخلاص

ہر کام خالص اللہ کی رضا کے لیے کرنا ، طلبہ کی کامیابی کو اپنی کامیابی سمجھتے۔اخلاص اور درد دل کے ساتھ اپنے طلبہ کی تعلیمی، تربیتی اور اخلاقی ترقی کے لیے فکر مند اور مسلسل محنت کرتے رہنا حضور اکرم ﷺ کی سیرت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے

صبر

نبی ﷺ نے مکہ میں طویل عرصہ تک سختیوں اور مخالفتوں کے باوجود اپنی دعوت اور تبلیغ جاری رکھی۔ ایک استاد کے لیے صبر ایک بنیادی وصف ہے۔صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوٹنا چاہیے۔اللہ تعالی ہمیشہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے

انصاف پسندی

آپ ﷺ تعلیم میں ہر ایک کے ساتھ یکساں سلوک کرتے،نہ کوئی امیر و غریب کا فرق ہوتا اور نہ حسب و نسب کا۔آپ کی مجلس میں تمام لوگ یکساں عزت و احترام پاتے۔کوئی اپنے آپ کو کمتر و برتر محسوس نہ کرتا۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت سے ہمیں وہ تمام اوصاف ملتے ہیں جو ایک مثالی استاد میں ہونے چاہئیں:

رحم دلی

آپ ﷺ تعلیم میں نرمی اور شفقت سے کام لیتے، کسی کی کم علمی پر طنز نہ کرتے۔انتہا درجہ رحم دل اور شفیق تھے۔اپنے ماتحتوں اور سیکھنے والوں کے ساتھ شفقت اور نرمی سے پیش آتے۔

حسنِ اخلاص

آپ ﷺ نرم گو، خوش اخلاق، اور مزاج میں اعتدال رکھنے والے معلم تھے۔حضرت انس کہتے ہیں "میں نے دس سال تک حضور ﷺ کے خدمت کی آپ نے مجھے کبھی کسی کام پہ نہیں ٹوکا،نہ جھڑکا۔جو کام میں نے کیا اور وہ آپ ﷺ کو پسند نہیں تھا آپ اس پر خاموش ہو گئے "آپ اتنے بااخلاق تھے کہ جب حضرت انس کے والد اور چچا کو معلوم ہوا کہ ہمارا بیٹا آپ ﷺ کے پاس ہے تو وہ اپنے بیٹے کو لینے آ گئے۔حضرت انس نے اپنے والد اور چچا کے ساتھ جانے کی بجائے حضور ﷺ کے پاس رہنا پسند فرمایا

طلبہ سے محبت

آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے نام لے کر ان سے سوال کرتے،ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔

آج کے استاد کے لیے رہنما اصول

اگر آج کا استاد نبی کریم ﷺ کی سیرت سے سبق لے تو وہ صرف معلومات دینے والا نہیں بلکہ کردار سنوارنے والا بن سکتا ہے۔اسے چاہیے کہ:

- اخلاص نیت کو مقدم رکھے
- طلبہ سے شفقت کا رویہ اپنائے
- ان کی کمزوریوں کو برداشت کرے
- ان کے سوالات کو سراہتے ہوئے علم کا راستہ ہموار کرے
- قول و فعل میں یکساں ہو
- علم کے ساتھ اخلاق بھی دے

مالک خان سیال

تدریس بذریعہ

آرٹ اینڈ کرافٹ اور کہانیاں

ماہر تعلیم فروبل کے نظریے کے مطابق بچے کی اندرونی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ اسے خود بخود نشوونما پانے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ نرسری کلاسز کے بچوں کی تعلیم عام طور پر سرگرمیوں پر ہی مشتمل ہوتی ہے۔ فروبل کے مطابق انسانی ذہن مسلسل نشوونما پاتا ہے۔ اس نشوونما کے دوران بچے کی فطری صلاحیتیں جو بچے کی شخصیت میں پوشیدہ ہوتی ہیں اجاگر ہوتی ہیں۔ اس مسلسل نشوونما میں اگر کوئی خامی رہ جائے تو وہ بچے کی آئندہ ساری زندگی پر اثرانداز ہوتی ہے۔

نرسری میں بچے کی حیثیت ایک بیج کی سی ہوتی ہے جس میں نشوونما کی صلاحیتیں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ استاد کے لیے ضروری ہے کہ بچے کے لیے ایسا سازگار ماحول اور سامان مہیا کرے جس میں بچہ اپنی فطری صلاحیتوں کی خود بخود نشوونما کر سکے۔ اس نشوونما کے لیے زبانی تدریس کی بجائے آرٹ اور تصویری کہانیوں سے بھی موثر کام لیا جا سکتا ہے۔

تدریس بذریعہ آرٹ اینڈ کرافٹ

آرٹ ایک تخلیقی عمل ہے۔ ایسا عمل جس میں تخیل اور تخلیقی فکر شامل ہیں۔ خیالات کو مناسب ترتیب دینے کے مشاغل سے مدد لی جاتی ہے۔ اس میں آرٹ، احساسات و خیالات کے اظہار کے ذریعے مدد لی جا سکتی ہے۔

علم کا کوئی شعبہ آرٹ کی لچکدار خاصیت کی برابری نہیں کر سکتا۔ اپنی اس خصوصیت کے باعث آرٹ مختلف قسم کی شخصیات میں رچ بس جاتا ہے۔ آرٹ کے تجربات ہر بچے کو اپنے آپ کو پہچاننے میں مدد دیتے ہیں۔ آرٹ کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار بچہ، اپنی انفرادی صلاحیتوں اور ذہنی پختگی کے مطابق کر سکتا ہے۔ اس لیے اس کی اپنے آپ پر بھروسہ کرنے اور فیصلہ کرنے کی قوت مضبوط ہوتی ہے اور وہ اپنی قابلیت اور صلاحیتوں کو ترقی دیتا ہے۔

تعلیم کا مقصد بچے کو ایک متوازن اور مضبوط شخصیت میں ڈھالنے کی کوشش کرنا ہے۔ اگر بچے کو نرسری میں ہی آرٹ روشناس کروادیا جائے تو اکثر اوقات بچہ آرٹ کے ذریعے اپنے مسائل کا حل تلاش کرلیتا ہے۔ اگر بچوں کو آرٹ کے مختلف مشاغل میں مصروف کر دیا جائے تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور مسابقت کی سرگرمیوں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

آرٹ ذہین بچوں کے لیے ہمیشہ سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث ہے مگر آرٹ کے معالجانہ انداز نے ان بچوں کے لیے بھی جو مختلف قسم کی نفسیاتی بیماریوں کا شکار ہیں اور ان بچوں کے لیے جو کہ کند ذہن ہیں۔ اپنی اہمیت ثابت کر دی ہے۔

آرٹ مسائل کے حل کرنے کی مہارت کو بھی ترقی دیتا ہے۔

آرٹ میں بچوں کے اظہار کا طریقہ ذاتی اور جذباتی ہوتا ہے۔ اگر بچوں کو کہیں کہ درخت کی تصویر بنائیں تو وہ مختلف بنائیں گے۔

آرٹ کے مشاغل بچے میں خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً ایک بچہ جسے بولنے میں دقت ہوتی ہے اور وہ احساس کمتری کا شکار ہے۔ ایسے بچے کی مدد آرٹ ورک میں مشغول رکھ کر کی جاسکتی ہے۔

تدریس بذریعہ تصویری کہانیاں

کسی دلچسپ واقعہ کو خواہ وہ حقیقی ہو یا فرضی دلچسپ انداز میں بیان کرنا کہانی سنانا کہلاتا ہے۔ بچے خاص طور پر کہانیاں سننے کے شوقین ہوتے ہیں۔ اچھی کہانیاں اپنے اندر ایک کشش رکھتی ہیں۔ کیونکہ بچے خود کہانیوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اس لیے قدیم زمانے ہی سے کہانیوں کو تعلیمی مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔

تصویری کہانیاں سناتے وقت درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

کہانی بچوں کی ذہنی سطح اور فہم کے مطابق ہوتی ہے

کہانی سناتے وقت گفتگو میں زیر و بم ہونا چاہیے۔

استاد کہانی سنانے کے دوران اگر ایسی تصاویر استعمال کرے جو کہانی سے زیادہ مطابقت رکھتی ہوں تو زیادہ موثر تدریس ہوگی۔

کہانی کے واقعات کو اس طرح ترتیب دینا چاہیے کہ تسلسل نہ ٹوٹنے پائے۔ کہانی سے جو خاص مقصد حاصل کرنا ہو اسے مد نظر رکھا جائے۔

انداز بیان اور کہانی کے تاثرات ایسے ہوں کہ بچوں کی دلچسپی قائم رہے۔ کہانی کے دوران بچے یہ محسوس کریں کہ انہیں کسی خاص سبق یا موضوع کے لیے تیار کرنے کے لیے کہانی سنائی جارہی ہے۔

چھوٹے بچوں کے لیے کہانیاں ایسی ہونی چاہیں جس سے بچوں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے رہنمائی ملے۔ کیونکہ اس طرح بچوں کی دلچسپی زیادہ دیر تک قائم رہتی ہے۔

کہانی کی طوالت میں بچوں کی عمر کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ وہ کوئی چیز کتنے عرصے تک توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سن سکتے ہیں۔

کہانی کے دوران سوالیہ انداز میں بات کرنا یا وقفہ دینا کہانی کو زیادہ موثر بناتا ہے۔ اس سے بچوں میں تجسس پیدا ہوگا۔

کہانی سناتے وقت استاد کو بچوں کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ اس طرح بچوں کی حرکات و سکنات کا استاد کو پتہ چلتا ہے کہ بچے کتنی دلچسپی لے رہے ہیں۔

کہانی سنانے کے لیے استاد کو باقاعدہ تیاری کرنا چاہیے اس کے لیے کافی مشق کی ضرورت ہے۔ استاد کو کہانی کے لکھنے اور کہنے کے فن کو بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔

ایک اچھی تصویری کہانی وہ ہوتی ہے جو زیر بیان واقعات کی تصویر کھینچے اور بچے خود کو ان واقعات میں شامل محسوس کریں۔

الغرض آرٹ اور تصویری کہانیوں کی مدد سے تدریس کے عمل کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنایا جاسکتا ہے۔ آرٹ کی اشیاء اور تصاویر بچوں کے لیے جہاں توجہ کا باعث ہوتی ہیں وہیں ان کی دلچسپی اور عدم غفلت کا ذریعہ بھی بنتی ہیں۔ انہیں بطور تدریسی معاون استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے اساتذہ اور انتظامیہ اس طرح کی سرگرمیوں کو سکولوں میں رواج دیں تاکہ تعلیم و تعلم کی اشاعت کا صحیح معنوں میں حق ادا کیا جاسکے۔

عبداللہ عزام

بچوں میں شکرگزاری پیدا کریں

شکر گزاری ایک ایسی خوبصورت صفت ہے جو انسان کو نعمتوں کی قدر سکھاتی ہے، دل میں عاجزی اور مثبت رویہ پیدا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو شکر گزار بندے بے حد پسند ہیں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا)۔

معزز اساتذہ! آپ غزالی جیسے بامقصد ادارے سے وابستہ ہیں، جو برسوں سے ملک کے پسماندہ علاقوں میں بچوں کو تعلیم کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ آپ کی یہ وابستگی نہ صرف باعثِ فخر ہے بلکہ ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ اس ذمہ داری کا تقاضا ہے کہ آپ اپنے طلبہ کو اس ادارے کی خدمات، مشن اور خلوص کے ساتھ کی گئی کاوشوں سے آگاہ کریں۔ طلبہ میں شکر گزاری کا جذبہ پیدا کرنا صرف ایک اخلاقی سبق نہیں بلکہ ایک طرزِ زندگی کی تربیت ہے۔ جب بچے اپنے ادارے، اساتذہ اور سہولیات کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگیں گے تو ان میں مثبت سوچ، تعاون، اور تعلیمی دلچسپی خود بخود پیدا ہو جائے گی۔

یہاں کچھ مؤثر اور قابلِ عمل آئیڈیاز دیے جا رہے ہیں جن کے ذریعے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے اساتذہ طلبہ کے دلوں میں اپنے سکول کے لیے شکر گزاری (Gratitude) پیدا کر سکتے ہیں۔

سکول کی تاریخ اور ارتقائی سفر سے آگاہی

بچوں کو سکول کی ابتدا، درپیش چیلنجز، اور ترقی کی داستان سنائیں۔ بتائیں کہ کس طرح قلیل وسائل، مخلص قیادت، اور اساتذہ کی محنت سے سکول آج ایک کامیاب ادارہ بنا۔ جب بچے ادارے کی محنت، قربانیوں اور جدوجہد کو جانیں گے تو ان کے دل میں ادارے کے لیے احترام اور قدر کا جذبہ پیدا ہو گا۔ یہ آگاہی ان میں ادارے کی قدر کرنے اور اس کے وسائل کی حفاظت کا احساس پیدا کرے گی۔

سابق طالبعلموں کی کامیابیوں کی مثالیں

ایسے طلبہ کی کہانیاں سنائیں جو اسی سکول سے پڑھ کر اعلیٰ عہدوں یا معروف اداروں تک پہنچے۔ ان کی کامیابیاں موجودہ طلبہ کو حوصلہ دیں گی اور یہ شعور دیں گی کہ یہ ادارہ ان کی کامیابی کی بنیاد ہے۔ اس سے طلبہ کے دلوں میں فخر اور وابستگی کا احساس پیدا ہو گا، اور وہ ادارے کے لیے شکر گزار ہوں گے۔

سابقہ طلبہ کے انٹریکٹیو سیشنز کا انعقاد

سکول کے کامیاب سابق طلبہ کو مدعو کریں تاکہ وہ موجودہ طلبہ سے اپنی کہانی، محنت، اور ادارے کے کردار پر بات کریں۔ جب بچے براہ راست ان افراد سے سنیں گے کہ سکول نے ان کی زندگی کیسے بدلی، تو ان کے دل میں ادارے کی اہمیت اور شکر گزاری مزید راسخ ہو گی۔

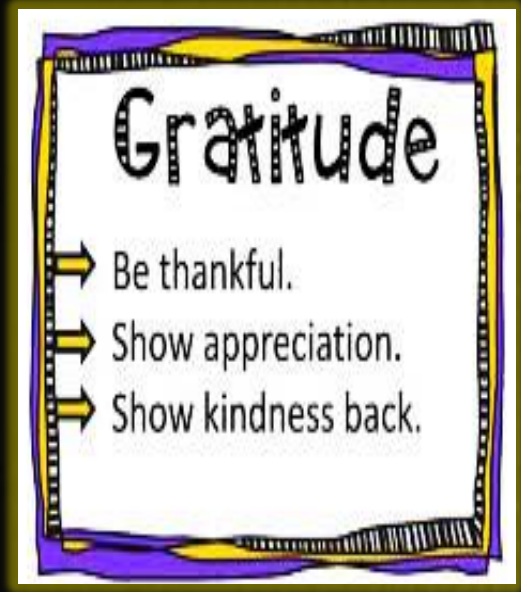

اسمبلی پروگرامز میں شکر گزاری پر مبنی سرگرمیاں

اسمبلی میں کم از کم مہینے میں ایک بار شکر گزاری کے موضوع پر کوئی تقریر، خاکہ یا نظم شامل کی جائے۔ اس طرح کی سرگرمیاں بچوں کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ وہ سکول، اساتذہ اور دیگر سہولیات کے لیے کتنے خوش قسمت ہیں۔

ادبی مقابلہ جات میں "Why I'm Grateful to My School" کا موضوع

مضامین، تقریری مقابلوں اور کہانی نویسی جیسے ادبی مقابلہ جات میں اس موضوع کو شامل کیا جائے۔ اس سے بچوں کو موقع ملے گا کہ وہ شعوری طور پر اپنے جذبات کو لفظوں میں بیان کریں۔ لکھنے اور بولنے کے عمل سے وہ ادارے کے احسانات کو محسوس کریں گے، اور ان میں فخر اور قدر دانی بڑھے گی۔

شکریہ کارڈ اور دعاؤں کی سرگرمی

بچوں سے ایک ایکٹیویٹی کروائی جائے جس میں وہ اپنے اساتذہ اور ادارے کے لیے شکریہ کے کارڈز تیار کریں اور دعائیں لکھیں۔ یہ عمل نہ صرف ان کے اندر جذبات کے اظہار کی صلاحیت پیدا کرے گا بلکہ ان کو عملی طور پر شکر گزاری کی مشق بھی کروائے گا، جو ان کے رویے کا مستقل حصہ بن سکتی ہے۔

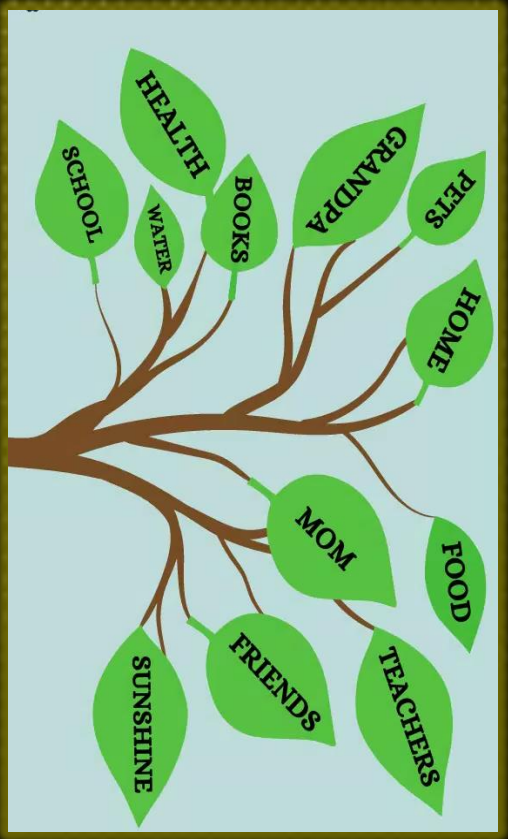

سکول کے لیے نظم، ویڈیو / پوسٹر تیار کرنے کے مقابلے

مختلف تخلیقی مقابلہ جات منعقد کیے جائیں جیسے کہ سکول کی تعریف میں نظم لکھنا، ویڈیو میسج ریکارڈ کرنا، یا پوسٹر بنانا۔ یہ سرگرمیاں طلبہ کے اندر تخلیقی اظہار کے ساتھ ساتھ ادارے سے جذباتی وابستگی اور شکر گزاری کو بڑھاتی ہیں۔

Gratitude Tree

اساتذہ بچوں میں شکر گزاری کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے "Gratitude Tree" بنانے کی سرگرمی کروائیں۔ کلاس میں ایک درخت کی شکل کا چارٹ یا پوسٹر تیار کیا جائے، جس کی شاخوں پر بچے روزانہ یا ہفتہ وار ان چیزوں کے پتے چسپاں کریں جن پر وہ شکر گزار ہیں، جیسے: والدین، اساتذہ، اسکول، صحت، دوست یا علم۔ اس سرگرمی سے نہ صرف بچوں میں مثبت سوچ پیدا ہو گی بلکہ وہ نعمتوں کی قدر کرنا بھی سیکھیں گے۔

محمد سلیمان

ٹیکنالوجی اور اساتذہ کا کردار

تعلیم کا ایک نیا عہد

تصور کریں ایک ایسا کلاس روم جہاں بچوں کے چہرے علم کے جادو سے جگمگا رہے ہوں، جہاں استاد ایک پروجیکٹر کے ذریعے ستاروں کے راز کھول رہا ہو، اور طلبہ اپنے ٹیبلٹس پر تاریخ کے عظیم واقعات کو اینیمیشنز کی صورت میں دیکھ رہے ہوں۔ یہ ہے جدید ٹیکنالوجی کا تعلیمی انقلاب! اساتذہ، جو قوم کے معمار ہیں، اس انقلاب کے رہنما ہیں۔ آج ٹیکنالوجی نے تعلیم کو نہ صرف آسان بلکہ دلچسپ اور عالمی معیار کا بنایا ہے۔ یہ آرٹیکل اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ کس طرح اساتذہ اور ٹیکنالوجی مل کر تعلیمی معیار کو نئی بلندیوں تک لے جا سکتے ہیں، خاص طور پر پرائمری سے یونیورسٹی سطح تک کے طلبہ کے لیے۔

ٹیکنالوجی: تعلیم کا نیا انقلاب

جدید ٹیکنالوجی نے تعلیم کو ایک نئے دور میں داخل کر دیا ہے۔ پرائمری طلبہ اب رنگین ویڈیوز اور گیمز کے ذریعے سائنس اور ریاضی سیکھتے ہیں، جبکہ یونیورسٹی طلبہ آن لائن ڈیٹابیسز سے تحقیق کرتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت (AI) ایپس جیسے ChatGPT یا Grammarly طلبہ کو تحریری مہارتوں میں بہتری لانے میں مدد دیتی ہیں، جبکہ ورچوئل رئیلٹی (VR) تاریخی مقامات کی سیر ممکن بناتی ہے۔

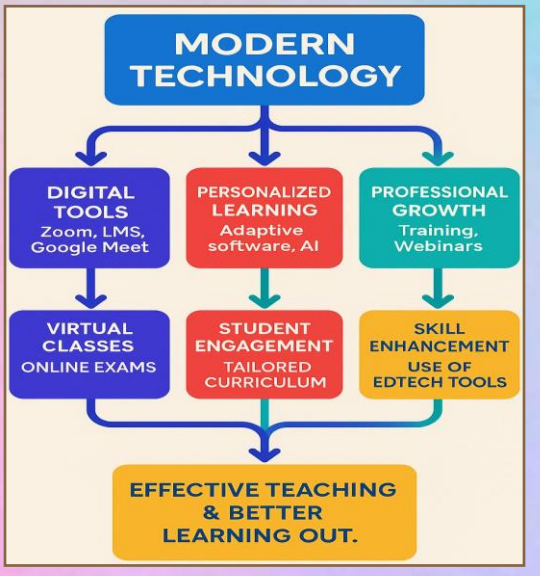

ٹیکنالوجی طلبہ کی انفرادی صلاحیتوں کو اجاگر کرتی ہے، جیسے کہ کمزور طلبہ کے لیے اضافی مشقیں یا تیز طلبہ کے لیے چیلنجنگ پروجیکٹس۔ اساتذہ ان ٹولز کی مدد سے ہر طالب علم کی ضرورت کے مطابق تدریس کر سکتے ہیں، جو تعلیمی معیار کی بلندی کی طرف ایک بڑا قدم ہے۔

اساتذہ کی تکنیکی تربیت: ترقی کی کنجی

ایک استاد جو ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہو، وہ ایک جادوگر کی مانند ہے جو علم کے خزانوں کو کھولتا ہے۔ لیکن اس کے لیے تکنیکی تربیت ناگزیر ہے۔ اساتذہ کو جدید ٹولز جیسے گوگل کلاس روم، پاور پوائنٹ، یا انٹرایکٹو بورڈز استعمال کرنے کی مہارت سیکھنی چاہیے۔ یہاں چند اہم نکات جو اساتذہ کی تربیت کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں:

- **Digital Literacy:** Teachers must master tools like Zoom, Microsoft Teams, and educational apps to engage students effectively.
- **Personalized Learning**: Technology enables teachers to tailor lessons to individual student needs, boosting engagement.
- **Professional Growth**: Regular workshops on AI and VR tools empower teachers to stay ahead in the digital age.

تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ ورکشاپس اور آن لائن کورسز کا اہتمام کریں تاکہ اساتذہ نئے دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو سکیں۔ پرائمری اساتذہ کے لیے، سادہ ایپس جیسے "Khan Academy Kids" سیکھنا آسان ہے، جبکہ یونیورسٹی پروفیسرز پیچیدہ سافٹ ویئرز جیسے MATLAB یا SPSS سیکھ سکتے ہیں۔

کلاس روم اور ٹیکنالوجی

تصور کریں کہ ایک پرائمری استاد سائنس کا سبق پڑھاتے ہوئے پروجیکٹر پر "National Geographic" کی ویڈیو دکھا رہا ہے، جہاں طلبہ جنگلی حیات کو قریب سے دیکھتے ہیں۔ یا ایک یونیورسٹی پروفیسر "IQ Board" پر معاشیات کے گراف بناتا ہے، جسے طلبہ اپنے لیپ ٹاپس پر دیکھ کر نوٹس بناتے ہیں۔ یہ ہے کلاس روم میں ٹیکنالوجی کا جادو! عملی مثالیں شامل ہیں:

- **پرائمری سطح**: ایپس کے ذریعے ریاضی کی "Edu comp" پہیلیاں یا انگریزی کی کہانیاں۔
- **یونیورسٹی سطح**: گوگل کلاس روم کے ذریعے اسائنمنٹ جمع کروانا یا ورچوئل لیبز میں تجربات کرنا۔

ٹیکنالوجی نہ اپنانے کے نقصانات

اگر اساتذہ ٹیکنالوجی کو اپنانے سے گریز کریں گے، تو تعلیمی نظام پیچھے رہ جائے گا۔ اس کے چند سنگین نتائج یہ ہیں:

- **پرانی تدریس**: روایتی طریقوں سے طلبہ کی دلچسپی ختم ہو سکتی ہے، کیونکہ وہ ڈیجیٹل دنیا کے عادی ہیں۔
- **عالمی مقابلے میں پیچھے رہنا**: بغیر تکنیکی مہارت کے طلبہ عالمی مارکیٹ میں مقابلہ نہیں کر سکیں گے، جیسے کہ پروگرامنگ یا ڈیجیٹل ڈیزائن کے شعبوں میں۔

Loss of Student Engagement: Traditional methods fail to capture the attention of tech-savvy students.

Global Disadvantage: Students lack skills for competitive fields like AI, coding, or data analysis.

Career Stagnation: Teachers without tech skills may struggle in modern educational systems.

- **طلبہ کی صلاحیتوں کا نقصان**: انفرادی ضروریات کے مطابق تدریس نہ ہونے سے کمزور طلبہ کی ترقی رک سکتی ہے۔
- **پیشہ ورانہ ترقی میں کمی**: اساتذہ خود کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نہ کر سکیں گے، جس سے ان کی ملازمت کے مواقع کم ہو سکتے ہیں۔

اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اس ڈیجیٹل انقلاب کا حصہ بنیں، ورنہ وہ اور ان کے طلبہ دونوں ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جائیں گے۔

چیلنجز اور ان کے دلچسپ حل

ٹیکنالوجی کے استعمال میں چند رکاوٹیں ہیں، لیکن ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ وسائل کی کمی، خاص طور پر دیہی علاقوں کے سکولوں میں، ایک بڑا چیلنج ہے۔ اس کے علاوہ، کچھ اساتذہ ٹیکنالوجی کو وقت طلب یا مشکل سمجھتے ہیں۔ طلبہ کے لیے زیادہ اسکرین ٹائم بھی توجہ کی کمی کا باعث بن سکتا ہے۔ ان مسائل کے پر کشش حل یہ ہیں:

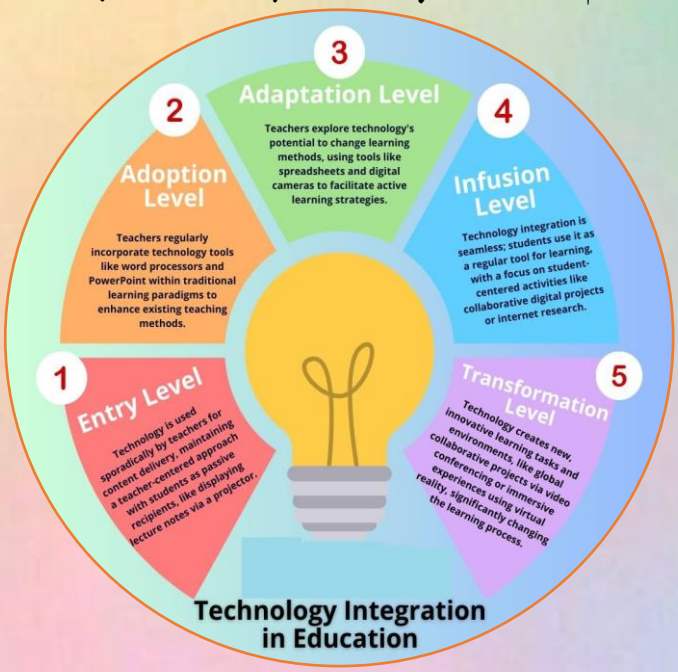

- **متوازن استعمال**: ہر سبق میں ٹیکنالوجی کو روایتی سرگرمیوں جیسے کہ گروپ ڈسکشن یا ہاتھ سے لکھائی کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جائے۔
- **وسائل کی فراہمی**: حکومت اور نجی ادارے کم لاگت ڈیوائسز جیسے ٹیبلٹس یا سولر پروجیکٹرز فراہم کریں۔
- **آسان تربیت**: مختصر، گیم کی طرح کے تربیتی کورسز جو اساتذہ کو ٹیکنالوجی سے محبت سکھائیں۔

Through technology integration, educators can personalize learning experiences based on individual student needs.

اختتام: روشن مستقبل کی طرف

جدید ٹیکنالوجی اور اساتذہ کا امتزاج تعلیم کو ایک جادوئی تجربے میں بدل رہا ہے۔ پرائمری بچوں کے لیے، یہ رنگین ویڈیوز اور گیمز ہیں جو سیکھنے کو مزیدار بناتے ہیں۔ یونیورسٹی طلبہ کے لیے، یہ AI اور VR ہیں جو انہیں عالمی مقابلوں کے لیے تیار کرتے ہیں۔ اساتذہ، جو اس سفر کے ہیرو ہیں، ٹیکنالوجی کی طاقت سے نہ صرف علم بانٹ سکتے ہیں بلکہ قوم کے مستقبل کو روشن کر سکتے ہیں۔ آیئے، اس ڈیجیٹل انقلاب کو گلے لگائیں اور ایک ایسا تعلیمی نظام بنائیں جو ہماری نئی نسل کو ترقی کی نئی بلندیوں تک لے جائے!

مالک خان سیال

پڑھتا ہے جو، پڑھا بھی وہی سکتا ہے

استاد صرف معلومات کا منتقل نہیں بلکہ ایک رہنما، محقق، اور سیکھنے والا بھی ہوتا ہے۔ اگر استاد خود سیکھنے کے عمل میں سرگرم نہ ہو تو وہ طلبہ کی رہنمائی مکمل طور پر نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ "مطالعہ "ایک استاد کی تدریسی زندگی کا جزوِ لاینفک ہے۔ مطالعہ صرف کتب بینی نہیں بلکہ یہ سوچ کی تربیت، فہم کی گہرائی اور تدریسی مہارت کی بہتری کا ذریعہ ہے۔

مطالعہ کی عادت استاد کی تدریس میں کس حد تک مددگار ہے؟

علم میں وسعت : مطالعہ استاد کو نصاب سے ماورا علم فراہم کرتا ہے، جس سے وہ طلبہ کو زندگی کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کروا سکتا ہے۔

مثالوں کا تنوع : مطالعہ سے استاد کے پاس مختلف مضامین، شخصیات اور تاریخی حوالہ جات کی مثالیں جمع ہو جاتی ہیں، جو طلبہ کو بات سمجھانے میں مدد دیتی ہیں۔

زبان و بیان میں بہتری: مطالعہ سے استاد کا اندازِ گفتگو، الفاظ کا چناؤ اور جملوں کی ساخت بہتر ہوتی ہے، جو تدریس کو پر اثر بناتی ہے۔

اعتماد میں اضافہ: جو استاد مسلسل مطالعہ کرتا ہے، وہ کلاس روم میں زیادہ پر اعتماد ہوتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے پاس علم کا خزانہ ہے۔

نئے تدریسی طریقوں سے آگاہی: مطالعہ سے استاد دنیا بھر میں رائج تدریسی طریقوں، سرگرمیوں، اور جدید رجحانات سے واقف ہوتا ہے۔

سوالات کے مؤثر جوابات : طلبہ کے سوالات مختلف النوع ہوتے ہیں، ایک استاد اگر مطالعہ کا عادی ہو تو وہ ہر سوال کا مطمئن کن جواب دے سکتا ہے۔

استاد مطالعہ کی عادت کیسے پیدا کرے؟

❑ روزانہ مخصوص وقت متعین کریں

دن میں صرف 15-30 منٹ مطالعے کے لیے مخصوص کریں۔ یہ صبح کا وقت، دوپہر میں فارغ وقت یا رات کو سونے سے پہلے ہو سکتا ہے۔

❑ مختلف موضوعات پر مطالعہ کریں

صرف تدریسی کتب پر اکتفا نہ کریں۔ ادب، تاریخ، نفسیات، جدید تعلیم، اور اخلاقیات پر بھی مطالعہ کریں۔

❑ نوٹس لینے کی عادت اپنائیں

پڑھتے وقت اہم نکات لکھتے جائیں تاکہ بعد میں استعمال میں آئیں۔

❑ مطالعے کے لیے فہرست بنائیں

ہر مہینے 2 سے 3 کتابیں منتخب کریں جنہیں پڑھنا ہے۔ ایک پڑھنے کے بعد دوسرا آغاز کریں۔

❑ مطالعے کو سوشل بنائیں

دیگر اساتذہ کے ساتھ مطالعہ شیئر کریں، تبادلہ خیال کریں، مطالعہ کلب بنائیں۔

❑ بچوں کی سطح پر بھی مطالعہ کریں

بچوں کے ادب، کہانیاں، اور نصاب کو پڑھنا بچوں کی ذہنیت سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

مطالعہ کی عادت استاد کو کیا فائدہ دیتی ہے؟

فائدہ	وضاحت
تدریسی مواد کی گہرائی	استاد صرف نصابی مواد تک محدود نہیں رہتا، وہ موضوعات کو گہرائی سے سمجھتا ہے۔
انسپائریشن اور جدت	نئی کتابیں، مضامین اور تحقیقی مواد استاد کو جدت کی طرف مائل کرتے ہیں۔
مسلسل سیکھنے کی لگن	مطالعہ استاد کو زندگی بھر سیکھنے والا (Lifelong Learner) بنا دیتا ہے۔
تحقیق کی سمت	مطالعہ استاد کو تحقیقی سوچ، تجزیہ، اور تنقیدی بصیرت عطا کرتا ہے۔
خود اعتمادی	استاد جب اپنے علم سے مطمئن ہوتا ہے تو تدریس میں نکھار آ جاتا ہے۔

مطالعے کے لیے شیڈول یا طریقہ کار

وقت	مطالعے کا مواد	مقصد
صبح (20 منٹ)	تعلیمی مضمون یا تدریسی تکنیک	دماغ تازہ ہوتا ہے، جذبِ علم آسان
دوپہر (10 منٹ)	کوئی افسانہ یا ادبی اقتباس	ذہنی تازگی، زبان میں بہتری
رات (15 منٹ)	دینی مطالعہ یا سوانح حیات	روحانی تسکین اور کردار سازی
ہفتہ وار (1 گھنٹہ)	تحقیقی مضمون یا کتاب کا باب	علمی بصیرت میں اضافہ

مطالعہ سے حاصل شدہ علم کو تدریس میں کیسے استعمال کیا جائے؟

- **سبق میں مثالوں کا استعمال**
  مطالعہ کے دوران پڑھی گئی کہانی، واقعہ یا قول کو سبق میں شامل کریں تاکہ طلبہ کی دلچسپی بڑھے۔
- **تجرباتی علم کو عملی سرگرمی میں تبدیل کریں**
  کوئی نیا تدریسی طریقہ پڑھا؟ اسے اگلے سبق میں استعمال کر کے دیکھیں۔
- **سوالات کے جوابات میں تنوع**
  مطالعہ کی مدد سے استاد طلبہ کے سوالات کو مختلف زاویوں سے سمجھا سکتا ہے۔
- **نوٹس، چارٹس، اور سرگرمیاں تخلیق کریں**
  مطالعہ شدہ مواد کو نوٹس، چارٹس یا سرگرمیوں کی شکل میں تیار کریں تاکہ وہ کلاس میں قابلِ استعمال بنے۔
- **تربیتی نشستوں میں شیئر کریں**
  جو استاد مطالعہ کرتا ہے، وہ دوسروں کو بھی سکھانے کے قابل ہوتا ہے۔ اپنے مطالعے کے نچوڑ کو ورکشاپس یا میٹنگز میں شیئر کریں۔

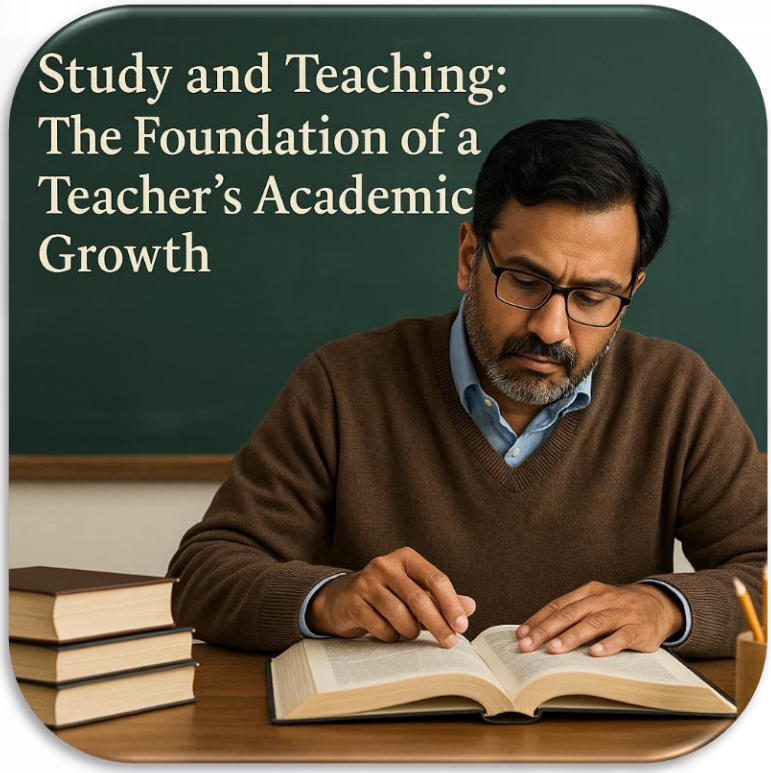

مطالعے کے مؤثر ذرائع

- تعلیمی کتب
- تعلیمی مجلات (Journals)
- آن لائن ویب سائٹس) مثلاً
  Edutopia, Coursera)
- تحقیقاتی مقالے
- اخبارات و رسائل
- آڈیو بکس اور پوڈکاسٹس
- TED Talks اور لیکچرز

ایک استاد جو خود مطالعہ کرتا ہے، وہ صرف نصاب کا قاری نہیں ہوتا بلکہ دنیا کے بدلتے رجحانات، سائنسی و معاشرتی ترقی، جدید تعلیم اور انسان دوستی کے اصولوں سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔ ایسا استاد اپنے طلبہ کے لیے علم کا خزانہ، مشورے کا مرکز، حوصلے کا سرچشمہ اور ایک عملی نمونہ بن جاتا ہے۔ مطالعہ، ایک استاد کے لیے وہ چراغ ہے جو نہ صرف اس کے ذہن کو منور کرتا ہے بلکہ اس کی تدریس کو روشنی عطا کرتا ہے۔ مطالعہ سے ہی استاد کو سیکھنے، سکھانے، سمجھانے اور سمجھنے کا اصل فن آتا ہے۔ مطالعہ وہ زینہ ہے جس پر چڑھ کر استاد اپنی پیشہ ورانہ اور روحانی ترقی کی بلندیاں چھو سکتا ہے۔

آج کا استاد اگر مطالعے کو اپنا رفیقِ کار بنالے تو وہ کل کے بچوں کے لیے بہترین رہنما، محقق، اور معمارِ قوم ثابت ہوگا۔

عبداللہ عزام

سٹیم سکولز-موجودہ دور کی اہم ضرورت

آج کی دنیا تیزی سے بدل رہی ہے اور ہر گزرتے دن کے ساتھ نئے چیلنجز جنم لے رہے ہیں۔ OECD لرننگ فریم ورک 2030 کے مطابق، "سکولوں کو طلباء کو ہر سطح پر ایسی ملازمتوں کے لیے تیار کرنا ہوتا ہے جو ابھی تک وجود میں نہیں آئیں، ایسی ٹیکنالوجیز کے لیے جو ابھی تک ایجاد نہیں ہوئی ہیں، ان مسائل کو حل کرنے کے لیے جن کی ابھی تک توقع نہیں کی گئی ہے"۔ روایتی تعلیمی طریقے ان ضروریات کو پورا نہیں کر سکتے۔ آج کے بچوں کو محض رٹنے یا امتحان پاس کرنے کے بجائے ایسی مہارتیں سکھانے کی ضرورت ہے جو انہیں آنے والے وقت کے پیچیدہ اور نئے چیلنجز کے لیے تیار کر سکیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے روایتی سکولوں کو سٹیم سکولز میں تبدیل کریں۔

سٹیم STEM سے کیا مراد ہے؟

سٹیم (STEM) سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی پر مشتمل ایک بین الموضوعاتی (interdisciplinary) تعلیمی نقطۂ نظر ہے جو ان چار مضامین کو الگ الگ پڑھانے کے بجائے ایک مربوط اور عملی طریقے سے سکھانے پر زور دیتا ہے۔ اس ماڈل کے تحت طلبہ کو محض کتابی علم نہیں بلکہ وہ مہارتیں بھی سکھائی جاتی ہیں جو حقیقی زندگی کے مسائل کو سمجھنے اور حل کرنے کے لیے درکار ہیں۔ STEM تعلیم طلبہ کو تخلیقی سوچ، مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت، تنقیدی تجزیہ اور اختراعی (innovative) رویہ اپنانے پر اُبھارتی ہے۔ یہ نقطۂ نظر طلبہ کو نہ صرف سائنس و ٹیکنالوجی کے جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرتا ہے بلکہ ایسا متوازن فہم بھی فراہم کرتا ہے جو انہیں مستقبل کے چیلنجز کا سامنا کرنے، ٹیم ورک اور نئی ایجادات کی طرف بڑھنے کے قابل بناتا ہے۔

مختصراً سٹیم ایک ایسا ماڈل ہے جو طلبہ کو علمی قابلیت کے ساتھ ساتھ عملی زندگی کی مہارتیں بھی فراہم کرتا ہے، تاکہ وہ مستقبل میں معاشرے کے بااعتماد، باصلاحیت اور تخلیقی رہنما بن سکیں۔

سٹیم سکولز سے کیا مراد ہے؟

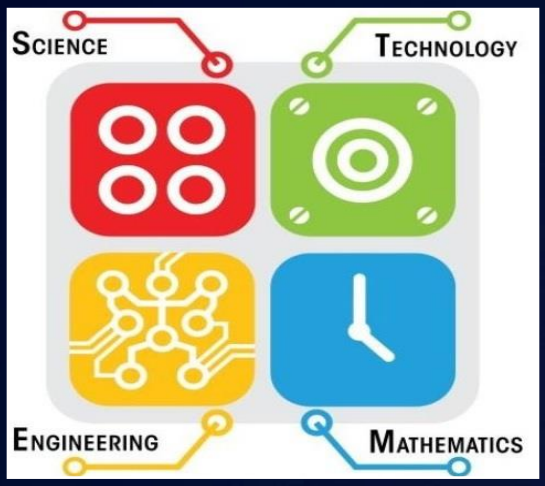

STEM سکولز وہ تعلیمی ادارے ہیں جو سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی کے مضامین کو مربوط انداز میں پڑھاتے ہیں تاکہ:

- طلباء کو ابتدائی عمر میں ہی STEM مضامین میں دلچسپی لینے کی ترغیب دی جائے
- طلبہ میں مسئلہ حل کرنے، تنقیدی سوچنے اپنانے اور نئے حل تلاش کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیا جائے
- طلبہ کو یہ سمجھایا جائے کہ STEM مہارتیں آج کی دنیا اور روزمرہ زندگی میں کس قدر ضروری ہیں
- طلبہ کو مستقبل میں موجود مختلف پیشہ ورانہ راستوں اور سٹیم سے جڑے ہوئے کیریئرز کی اہمیت بتائی جائے

STEM ایجوکیشن/سکولز کیوں اہم ہیں؟

سٹیم تعلیم بہت سے فوائد لاتی ہے۔ یہاں کچھ مثالیں ہیں:

- STEM سکول طلباء کو تنقیدی سوچنے، مسائل کا تجزیہ کرنے، اور اختراعی حل تیار کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔
- STEM تعلیم طلبہ کو وہ مہارتیں دیتی ہے جو انہیں آج کی جدید دنیا، جہاں سب کچھ مشینوں اور کمپیوٹروں پر چل رہا ہے، میں کامیابی کے ساتھ آگے بڑھنے اور اچھی کارکردگی دکھانے کے قابل بناتی ہیں۔
- STEM اسکول طلباء کو کھوج لگانے، تجربہ کرنے اور out of the box سوچنے کی ترغیب دے کر تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھاتے ہیں۔
- STEM اسکول تعاون اور ٹیم ورک پر زور دیتے ہیں، حقیقی دنیا کے کام کے ماحول کی عکاسی کرتے ہیں۔
- STEM اسکول کلاس روم کی تعلیم کو حقیقی دنیا کی ایپلی کیشنز سے جوڑ کر تھیوری اور پریکٹس کے درمیان فرق کو ختم کرتے ہیں۔
- STEM تعلیم طلباء کو تیزی سے پھیلتے ہوئے شعبوں جیسے کہ ٹیکنالوجی، انجینئرنگ، صحت کی دیکھ بھال، اور قابل تجدید توانائی میں کیریئر کے وسیع مواقع کے لیے تیار کرتی ہے۔

متبسم حسن

اردو اور انگریزی تدریس کے جدید طریقے

کسی بھی معاشرے میں زبان کی تدریس کا مقصد محض الفاظ اور قواعد سکھانے تک نہیں ہوتا بلکہ طلبہ کو اس قابل بنانا ہوتا ہے کہ وہ مؤثر انداز میں گفتگو، تحریر، مطالعہ اور تفہیم کر سکیں۔ موجودہ تعلیمی دور میں زبانوں کی تدریس ایک نیا رخ اختیار کر چکی ہے۔ آج صرف روایتی طریقۂ تدریس پر انحصار کافی نہیں بلکہ اساتذہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نِت نئے بدلتے ہوئے تعلیمی تقاضوں کو سمجھیں اور اپنے طریقۂ تدریس کو جدید خطوط پر استوار کریں۔

یہ آرٹیکل خاص طور پر ان اساتذہ کے لیے تحریر کیا گیا ہے جو انگریزی و اردو زبان کی تدریس کو مؤثر، دلچسپ اور عصرِ حاضر کے مطابق بنانا چاہتے ہیں۔

روایتی تدریسی طریقے

پاکستان میں زبانوں کی تدریس طویل عرصے تک روایتی طریقوں پر مبنی رہی ہے۔ اردو اور انگریزی کی تدریس عموماً ترجمے، قواعد کی تشریح، یاد کروانے اور کتابی مشقوں تک محدود رہی ہے۔ یہ ایک استاد مرکز (Teacher Centered) طریقۂ تدریس ہے جس میں طلبہ عملی طور پر غیر فعال ہوتے ہیں۔

مؤثر اور جدید تدریسی رجحانات

جدید تدریسی طریقہ کار سیکھنے کے عمل کو رٹنے کی مشق سے نکال کر طلبہ کی شمولیت، اظہار اور فہم پر مرکوز کر دیتا ہے۔ یہاں چند مؤثر اور جدید تدریسی طریقے بیان کیے گئے ہیں جن کو استعمال کر کے ایک متحرک استاد محدود وسائل میں بھی تخلیقی تدریس ممکن بنا سکتا ہے۔

1۔ کہانی مکمل کروانا:
استاد کوئی چھوٹی سی کہانی یا جملہ شروع کرے اور طلبہ سے کہیں کہ وہ اسے مکمل کریں۔ مثال کے طور پر استاد بولے کہ: "ایک دن علی اسکول جاتے ہوئے راستے میں ایک پرانا صندوق دیکھتا ہے..." پھر طلبہ سے کہیں کہ کہانی کو اپنے انداز میں مکمل کریں۔ یہ سرگرمی تخیل اور زبان کے عملی استعمال کو فروغ دیتی ہے۔

2۔ تصویر کی مدد سے اظہار:

طلبہ کو کوئی سادہ سی تصویر دکھائی جائے اور اس پر اردو یا انگریزی میں دو تین جملے بنوائے جائیں۔ مثال کے طور پر طلبہ کو ایک پارک کا منظر دِکھائیں اور کہیں کہ اس پر تین اردو اور تین انگریزی جملے لکھیں۔ یہ سرگرمی مشاہدہ، الفاظ کے چناؤ اور جملہ سازی کی مشق ہے۔

3۔ کردار ادا کرنا:

روزمرہ زندگی کی صورتیں جیسے "بازار میں خریداری"، "دو دوستوں کی ملاقات" یا "اساتذہ سے سوالات" جیسے مناظر تیار کروائے جائیں جنہیں طلبہ کردار ادا کرتے ہوئے پیش کریں۔ مثال کے طور پر طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں اور صورتِ حال دیں: "ایک طالب علم کتاب خریدنے کے لیے دکان پر گیا ہے۔" دونوں کردار ادا کریں۔ اس سے ان کی اعتماد، تلفظ، اور سننے سمجھنے کی صلاحیتیں نکھرتی ہیں۔

4۔ ورڈ لیڈر سرگرمی:

بچوں کو بڑے الفاظ دیے جائیں جن میں سے ایک ایک حرف ہٹانے پر ہر بار ایک نیا بامعنی لفظ بنے۔ ہر بچے کو وہ لفظ سینے پر چسپاں کرایا جائے، یا بورڈ پر لکھا جائے۔ ہر مرحلے پر بچوں سے نیا لفظ پڑھوایا جائے اور اس کا مطلب یا جملہ بنوایا جائے۔ مثال کے طور پر اگر stone کا s ہٹا دیا جائے تو tone بنے گا جو کہ ایک نیا لفظ ہے۔ اسی طرح اگر اسی سے s اور t دونوں ہٹا دیے جائیں تو ایک نیا لفظ one بنے گا۔ یہ نہ صرف بچوں کی لغت بہتر کرتا ہے، بلکہ انہیں زبان کے اندرونی ربط اور الفاظ کی ساخت سمجھنے میں بھی مدد دے گا۔

5۔ لغت سازی اور الفاظ کا کھیل:

بورڈ پر چند نئے الفاظ لکھے جائیں اور طلبہ سے کہیں کہ وہ ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں، مترادف یا متضاد ڈھونڈیں یا کسی موضوع کے تحت ان کا استعمال کریں۔ مثال کے طور پر استاد پانچ نئے الفاظ دے، جیسے: ''پیارا، خوفناک، بھوکا، طاقتور، دھندلا'' اور طلبہ سے کہیں کہ ہر لفظ سے ایک جملہ بنائیں۔ یہ سرگرمی ذخیرہ الفاظ اور جملہ سازی کو بہتر بناتی ہے۔

6۔ آڈیو اور ویڈیو مواد کا استعمال:

اگر ممکن ہو تو طلبہ کو اردو کہانیاں یا انگریزی ڈائلاگز سنا کر ان پر سوالات پوچھے جائیں یا خلاصہ لکھوایا جائے۔ مثال کے طور پر ایک مختصر انگریزی یا اردو کہانی سنوائیں، جیسے ''شیر اور چوہا'' کی کہانی، اور طلبہ سے کہیں کہ وہ اس کا خلاصہ چند جملوں میں لکھیں۔ یہ سمعی فہم کے لیے نہایت مفید سرگرمی ہے۔

7۔ صوتی پہچان کھیل:

کلاس روم میں اشیاء کی شناخت کروائی جائے جو کسی خاص آواز سے شروع ہوتی ہوں۔ مثال کے طور پر کلاس میں ان اشیاء کے نام بتائیں جو /i/ کی آواز سے شروع ہوتی ہیں۔ اس عمل سے ابتدائی جماعتوں کے لیے صوتی فہم (phonemic awareness) مضبوط ہوتی ہے۔

8۔ لفظی ایکٹنگ:

بچوں کو الفاظ دے کر ان پر اداکاری کروائی جائے۔ مثال کے طور پر ایک بچہ **Read** کا لفظ کاغذ پر لکھ کر اپنے سینے پر لگائے اور کتاب کھولنے کی اداکاری کرے۔ باقی طلبہ اندازہ لگائیں: "یہ کون سا لفظ ہے؟"۔ اس عمل سے کلاس میں دلچسپی اور مزاح کا ماحول پیدا ہوتا ہے جو الفاظ کی تفہیم کا ذہن سے رابطہ بڑھا دیتا ہے۔

9۔ لغت چارٹ بنانا:

طلبہ ہر ہفتے ایک نیا لفظ، اس کے مطلب، جملے اور تصویر کے ساتھ ایک چارٹ پر چسپاں کریں۔ مثال کے طور پر علی نے 'شجاعت' کا لفظ لیا، اس کا مطلب 'بہادری' لکھا، ایک جملہ بنایا: 'علی نے سانپ دیکھ کر شجاعت کا مظاہرہ کیا'، اور ساتھ ایک ڈھال اور سانپ کی تصویر بھی بنائی۔ اس سے خود سیکھنے کا جذبہ، ذخیرہ الفاظ، اور لغت سے شناسائی پیدا ہوتی ہے۔

10۔ 'جملے ترتیب دو' سرگرمی:

اس سرگرمی میں استاد سب سے پہلے ایک سادہ اور بامعنی جملہ منتخب کرتا ہے، مثلاً "The cat is under the table"۔ اس جملے کے ہر لفظ کو الگ الگ رنگین کارڈ یا پرچی پر واضح الفاظ میں لکھا جاتا ہے۔ پھر یہ کارڈز طلبہ میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور انہیں کہا جاتا ہے کہ وہ جملے کی صحیح ترتیب میں کھڑے ہوں تاکہ پورا جملہ بن جائے۔ جب طلبہ درست جملہ بنا لیتے ہیں تو استاد انہیں ہدایت دیتا ہے کہ اب اس جملے کو سوالیہ شکل میں بدلیں، جیسے "Is the cat under the table?"، جس کے لیے بچوں کو اپنے کارڈز کی ترتیب بدلنی پڑتی ہے۔ اسی طرح اگلے مرحلے میں استاد انہیں کہتا ہے کہ جملے کو نفی میں بدلیں، مثلاً "The cat is not under the table"، اور اس کے لیے بچوں کو "not" کا کارڈ شامل کر کے درست جگہ پر رکھنا ہوتا ہے۔ یہ عمل مختلف جملوں کے ساتھ بار بار دہرایا جاتا ہے، حتیٰ کہ طلبہ خود نئے جملے بنا کر ترتیب دینے لگیں۔ اس سرگرمی کے ذریعے بچے نہ صرف جملوں کی ساخت کو عملی طور پر سمجھتے ہیں بلکہ ان میں تلفظ، یادداشت، ٹیم ورک اور زبان کے درست استعمال کی مہارت بھی پیدا ہوتی ہے۔

نتیجہ: آگے بڑھنے کی سمت

جدید تدریسی طریقوں سے طلبہ میں صرف زبان سیکھنے کی اہلیت نہیں بڑھتی بلکہ ان کی **خود اعتمادی، تخلیقی سوچ، تنقیدی فہم، اور عملی زندگی میں زبان کے استعمال کی مہارت** بھی نکھرتی ہے۔ وہ محض کتابی سوالوں کے جوابات نہیں دیتے بلکہ گفتگو، تحریر اور اظہار کے میدان میں بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔ استاد جب نئی سرگرمیاں اپناتے ہیں تو کلاس روم ایک زندہ، متحرک اور تخلیقی جگہ بن جاتا ہے — جہاں سیکھنا ایک تجربہ بن جاتا ہے، محض رسمی عمل نہیں۔

ارسلان شاکر

سکول کے آداب

سکول زندگی کا وہ پہلا ادارہ ہے جہاں بچہ صرف کتابی علم نہیں سیکھتا بلکہ زندگی کے بنیادی آداب اور اصول بھی سیکھتا ہے۔ یہیں سے اس کے اندر نظم و ضبط، احترام، محنت اور ذمہ داری کا شعور پروان چڑھتا ہے۔ سکول میں گزارا جانے والا ہر دن طالبِ علم کی شخصیت پر گہرے اثرات چھوڑتا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہاں کا ماحول خوشگوار، منظم اور تربیت ساز ہونا بے حد ضروری ہے۔ سکول کے آداب نہ صرف طلبہ و اساتذہ کے باہمی تعلقات کو مضبوط بناتے ہیں بلکہ پورے تعلیمی ماحول میں ہم آہنگی اور مثبت رویّوں کو فروغ دیتے ہیں۔ اگر یہ آداب بچپن ہی سے سکھا دیے جائیں تو بچے نہ صرف کامیاب طالبِ علم بنتے ہیں بلکہ ایک باشعور، مہذب اور باکردار شہری بھی تشکیل پاتے ہیں۔

سکول کے آداب

نظم وضبط:

نظم وضبط سکول کی کامیابی اور خوبصورتی کی بنیاد ہے۔ قطار میں چلنا، قوانین کی پابندی کرنا، گھنٹی بجنے پر فوراً کلاس میں جانا اور استاد یا مانیٹر کی ہدایات ماننا نظم و ضبط کی عملی مثالیں ہیں۔ ایک منظم طالب علم ہر جگہ پسند کیا جاتا ہے اور اپنی مثبت عادتوں کی وجہ سے دوسروں کے لیے بھی مثال بنتا ہے۔ نظم وضبط کی عادت بعد میں زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی کا ذریعہ بنتی ہے۔

وقت کی پابندی

وقت پر سکول آنا ہر طالب علم کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ دیر سے پہنچنے سے نہ صرف کلاس کا نظم وضبط متاثر ہوتا ہے بلکہ طالب علم اہم سبق سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔ وقت کی پابندی کی عادت بچوں میں نظم، ذمہ داری اور سنجیدگی پیدا کرتی ہے۔ یہی خوبی آگے چل کر زندگی کے ہر شعبے میں ان کی کامیابی کی بنیاد بنتی ہے۔

اساتذہ کا احترام:

استاد کا ادب واحترام ایک مہذب اور باکردار طالب علم کی پہچان ہے۔ استاد کی بات پوری توجہ سے سننا، گفتگو کے دوران مداخلت نہ کرنا اور اجازت لے کر سوال کرنا احترام کے بنیادی اصول ہیں۔ یہ رویہ نہ صرف علم کے حصول کو آسان بناتا ہے بلکہ استاد اور شاگرد کے درمیان اعتماد اور محبت کا رشتہ بھی مضبوط کرتا ہے۔

صفائی کا خیال رکھنا:

سکول کی صفائی سب طلبہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ کلاس روم، راہداری اور کھیل کے میدان کو صاف رکھنا ایک خوشگوار ماحول پیدا کرتا ہے۔ کچرا ہمیشہ ڈسٹ بن میں ڈالیں اور دیواروں، بینچوں یا میزوں کو خراب کرنے سے گریز کریں۔ صاف ستھرا ماحول صحت مند ذہن اور جسم کے لیے ضروری ہے۔

یونیفارم کی درستگی:

صاف ستھرا، استری شدہ اور مکمل یونیفارم طالب علم کی شخصیت کو نکھارتا ہے۔ یونیفارم میں یکسانیت طلبہ میں برابری کا احساس پیدا کرتی ہے۔ بے ترتیبی یا گندا یونیفارم ایک منفی تاثر چھوڑتا ہے، اس لیے روزانہ صاف اور مناسب لباس پہننا ضروری ہے۔

دوستوں سے خوش اخلاقی:

سکول میں ساتھی طلبہ کے ساتھ نرمی اور احترام سے پیش آنا ضروری ہے۔ ایک دوسرے کی مدد کرنا، خوش اخلاقی سے بات کرنا اور لڑائی جھگڑوں سے بچنا دوستی کو مضبوط بناتا ہے۔ خوش اخلاق رویہ نہ صرف تعلقات بہتر کرتا ہے بلکہ ایک مثبت اور خوشگوار ماحول بھی پیدا کرتا ہے۔

دوسروں کی چیزوں کا خیال رکھنا:

سکول میں ساتھیوں کی کتابیں، کاپیاں یا کوئی بھی چیز احتیاط سے استعمال کرنا ایک مہذب اور ذمہ دار طالب علم کی علامت ہے۔ کسی کی چیز خراب کر دینا یا بے دھیانی سے رکھ دینا اچھی بات نہیں۔ اگر ہم دوسروں کے سامان کی قدر کریں اور صحیح حالت میں واپس کریں تو نہ صرف اعتماد بڑھتا ہے بلکہ کلاس میں ایک مثبت اور باہمی احترام پر مبنی ماحول بھی پیدا ہوتا ہے۔

معاون عملہ کا احترام:

سکول کے چوکیدار، آیا، مالی اور دیگر معاون عملہ سکول کے نظم اور صفائی کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان سے نرمی سے بات کرنا، سلام کرنا اور ان کی محنت کی قدر کرنا ایک بااخلاق طالب علم کی نشانی ہے۔ جب ہم معاون عملے کا احترام کرتے ہیں تو نہ صرف انہیں خوشی ملتی ہے بلکہ سکول میں محبت، عزت اور تعاون کا ماحول بھی پروان چڑھتا ہے۔

کھیل کے دوران نظم وضبط:

کھیل کے وقت اصولوں کی پابندی ضروری ہے۔ دھوکہ دہی یا بدتمیزی کھیل کے مزے کو خراب کرتی ہے۔ جیت یا ہار میں برداشت کا مظاہرہ کرنا اور دوسروں کی باری کا احترام کرنا کھیل کے آداب میں شامل ہے۔

مشترکہ چیزوں کا خیال رکھنا

سکول کی لائبریری، لیبارٹری اور کھیلوں کے سامان کو ذاتی چیزوں کی طرح سنبھالنا چاہیے۔ کسی چیز کو نقصان پہنچانے سے گریز کریں اور استعمال کے بعد واپس اپنی جگہ رکھیں۔ یہ رویہ ذمہ داری اور امانت داری کو فروغ دیتا ہے۔

نئے طلباء کے ساتھ تعاون:

سکول میں آنے والے مہمانوں یا نئے طلبہ کو خوش آمدید کہنا ایک مثبت رویہ ہے۔ ان کی رہنمائی اور مدد کرنے سے تعلقات بہتر ہوتے ہیں۔ یہ عادت انسان کو معاشرتی طور پر بھی مضبوط بناتی ہے۔

ٹیکنالوجی کا درست استعمال:

کمپیوٹر، پروجیکٹر یا سمارٹ بورڈ کا استعمال صرف تعلیمی مقاصد کے لیے ہونا چاہیے۔ کھیل یا غیر ضروری ویب سائٹس پر وقت ضائع کرنا علم کے حصول میں رکاوٹ بنتا ہے۔ ٹیکنالوجی کو مثبت اور محفوظ طریقے سے استعمال کرنا ضروری ہے۔

تقریبات میں آداب:

اسمبلی یا کسی بھی سکول کی تقریب میں خاموشی، احترام اور پوری توجہ کے ساتھ بیٹھنا ضروری ہے۔ تقریر، دعا یا قومی نغمے کے دوران مؤدب انداز میں کھڑا ہونا اور سنجیدگی اختیار کرنا ایک مہذب طالبِ علم کی علامت ہے۔ یہ آداب بڑے اجتماعات میں نظم وضبط قائم رکھتے ہیں اور سکول کے تربیتی ماحول کو مضبوط بناتے ہیں۔

لڑائی جھگڑوں سے اجتناب:

کسی بھی اختلاف کو بات چیت اور تحمل سے حل کرنا ایک مہذب اور باشعور طالب علم کی علامت ہے۔ مار پیٹ یا بدزبانی سے ہمیشہ گریز کرنا چاہیے کیونکہ یہ نہ صرف ماحول خراب کرتی ہے بلکہ دوسروں کے دل بھی دُکھاتی ہے۔ چھوٹی باتوں پر غصہ نہ کرنا اور کسی کو معاف کر دینا بڑے دل کی نشانی ہے۔ یہ خوبیاں سکول میں سکون اور دوستی بڑھانے میں بہت مدد دیتی ہیں۔

سکول کے آداب سکھانے کی سرگرمیاں

کلاس روم رول پلے

- **مقصد:** بچوں کو استاد کا احترام اور کلاس میں گفتگو کے آداب سکھانا۔
- **طریقہ:** طلبہ کو گروپس میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ کو ایک منظر نامہ دیں، جیسے "استاد کلاس میں داخل ہو" یا "سوال پوچھنا"۔ بچے کردار ادا کریں اور باقی کلاس دیکھے کہ کس نے بہتر آداب اختیار کیے۔

پوسٹر بناؤ مقابلہ

- **مقصد:** بچوں میں سکول کے آداب کو تخلیقی انداز میں یاد کروانا۔
- **طریقہ:** بچوں کو رنگین چارٹ پیپر اور مارکر دیں۔ وہ "سکول کے آداب" جیسے صفائی، وقت کی پابندی، قطار میں کھڑا ہونا وغیرہ کے تصویری پوسٹر بنائیں۔ یہ پوسٹر سکول کی دیواروں پر لگائیں۔

شکریہ کارڈ سرگرمی

- **مقصد:** بچوں کو شکر گزاری اور ادب سکھانا۔
- **طریقہ:** ہر بچے کو ایک کارڈ بنانے کو کہیں جس پر وہ استاد، لائبریرین یا چوکیدار کے لیے شکریہ لکھے۔ پھر وہ کارڈ متعلقہ شخص کو دے کر شکریہ ادا کرے۔

صفائی مہم

- **مقصد:** سکول کے ماحول کو صاف رکھنے کی عادت ڈالنا۔
- **طریقہ:** ایک دن "صفائی ڈے" رکھیں، بچوں کو چھوٹے گروپوں میں بانٹیں اور سکول کے مختلف حصوں کی صفائی کروائیں۔ آخر میں سب کو شکریہ کہہ کر حوصلہ بڑھائیں۔

آداب ڈرامہ

- **مقصد:** بچوں کو روزمرہ سکول کے حالات میں آداب یاد کروانا۔
- **طریقہ:** بچے مل کر ایک چھوٹا ڈرامہ تیار کریں جس میں صبح اسمبلی، کلاس میں بات کرنے، اور چھٹی کے وقت کے آداب دکھائے جائیں۔

آداب دیوار

- **مقصد:** آداب کو ہمیشہ نظر میں رکھنا۔
- **طریقہ:** سکول کی دیوار پر ایک بڑا چارٹ لگائیں اور اس پر آداب کے اصول لکھیں، بچے بھی اس میں مزید پوائنٹس شامل کرتے رہیں۔

اختتامیہ:

سکول کے آداب صرف ضابطے نہیں بلکہ ایک ایسا طرزِ زندگی ہیں جو طلبہ کو باوقار، منظم اور دوسروں کے لیے قابلِ احترام بناتے ہیں۔ جب بچے ادب و احترام، صفائی، خوش اخلاقی اور نظم و ضبط کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں تو یہ رویے ان کی پوری زندگی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اساتذہ، والدین اور سکول انتظامیہ کی مشترکہ کاوشوں سے آداب سکھانے کا عمل نہ صرف تعلیمی کامیابی کا ضامن بنتا ہے بلکہ ایک مہذب، پرامن اور خوشگوار معاشرے کی بنیاد بھی رکھتا ہے۔ یاد رکھیں، آداب سکھانا ایک دن کا کام نہیں بلکہ مسلسل تربیت اور مثبت مثالوں کا نتیجہ ہے۔

بچوں کی کردار سازی کے لیے سرگرمیوں پر مشتمل کتاب

میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا غزالی سکولوں میں مطالعاتی پروگرام

ربیع الاول کا بابرکت مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی سیرت مبارکہ ہر دور کے انسانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ خود سیرت کا مطالعہ کرنا اور آنے والی نسلوں کو سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں سے روشناس کروانا ہماری ذمہ داری ہے۔ اس مبارک مہینہ کی مناسبت سے منتخب غزالی سکولوں میں جماعت دوم کے طلبہ و طالبات کے لیے سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر مشتمل دلچسپ ایکٹویٹی بک "**میرے محمد ﷺ**" تیار کر کے بھیجی گئی ہے۔ یہ کتاب خاص طور پر جماعت دوم کے لیے ہے جو بچوں کو کھیل کھیل میں ہی سیرت کو پڑھنے، سمجھنے اور عملی زندگی میں اپنانے کا راستہ دکھائے گی۔۔ یہ کتاب بچوں کو ربیع الاول کے مہینے میں کلاس ورک اور ہوم ورک کے طور پر دی جائے گی تاکہ بچے اس کتاب سے استفادہ کریں اور اوائل عمری میں ہی سیرت کے ساتھ جڑ جائیں۔ ترجیحاً اس کتاب کو غزالی سکولوں میں ربیع الاول کے مہینہ کی تربیتی اور تدریسی سرگرمی ہی بنا دیا گیا ہے۔

ربیع الاول کے مبارک مہینہ کی مناسبت سے غزالی سکولوں کے طلبہ و اساتذہ اس کتاب کی معاونت سے درج ذیل سرگرمیاں سرانجام دیں گے۔

- اساتذہ روزمرہ کی بنیاد پر سیرت کے مختصر واقعات کو دلچسپ اور کہانی کے انداز میں بچوں کو ذہن نشین کروانے کی کوشش کریں گے۔
- بچے کتاب میں موجود سرگرمیوں میں رنگ بھریں، کوئز یاد کریں اور سیلف اسسمنٹ کی سرگرمیاں کے ذریعے سیرت کے مختلف پہلوؤں سے رہنمائی اور واقفیت باہم پہنچائیں گے۔
- کلاس میں طلبہ کے گروپ بنا کر انہیں موضوعات تفویض کیے جائیں گے بعد میں ان موضوعات پر کوئز اور تقریری مقابلہ جات ہوں گے۔
- جیتنے والے بچوں کی انعامات اور کلمات تحسین سے حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

قوی امید ہے کہ یہ علم دوست سرگرمی جتنی اساتذہ اور انتظامیہ کی طرف سے توجہ اور دلچسپی کی متقاضی ہے اتنی ہی یہ ابتدائی عمر میں ہی بچوں کو سیرت کے ساتھ جوڑنے اور ان کی زندگی کا رخ متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ ان شاءاللہ

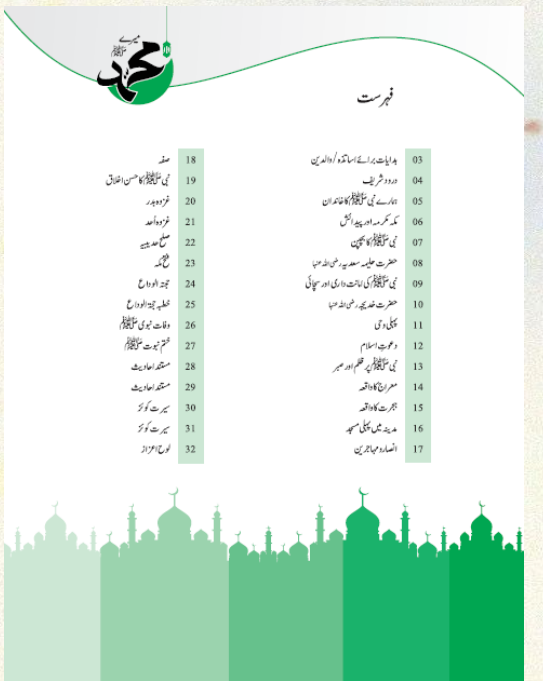
فہرست

03	ہدایات برائے اساتذہ / والدین	18	صفہ
04	درود شریف	19	نبی ﷺ کا حسن اخلاق
05	ہمارے نبی ﷺ کا خاندان	20	غزوہ بدر
06	مکہ مکرمہ اور پیدائش	21	غزوہ اُحد
07	نبی ﷺ کا بچپن	22	صلح حدیبیہ
08	حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا	23	فتح مکہ
09	نبی ﷺ کی امانت داری اور سچائی	24	حجۃ الوداع
10	حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	25	خطبہ حجۃ الوداع
11	مکی دور	26	وفات نبوی ﷺ
12	دعوت اسلام	27	شمائل نبوت ﷺ
13	نبی ﷺ پر ظلم اور صبر	28	مستند احادیث
14	معراج کا واقعہ	29	مستند احادیث
15	ہجرت کا واقعہ	30	سیرت کوئز
16	مدینہ میں پہلی مسجد	31	سیرت کوئز
17	انصار و مہاجرین	32	نوح الفراز

یوم دفاع کی مجوزہ سرگرمیاں

مالک خان سیال

پاکستان کی تاریخ میں 6 ستمبر کا دن بے انتہا اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن ہماری بہادر اور جرات مند مسلح افواج نے دشمن کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے وطن عزیز کا پوری کامیابی سے دفاع کرکے ایک تاریخ رقم کی تھی۔ نا صرف ہماری مسلح افواج بلکہ پوری قوم نے متحد ہو کر یہ ثابت کر دیا کہ اتحاد اور اتفاق کی طاقت کے سامنے ہتھیاروں یا تعداد کی کثرت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ 6 ستمبر کے دن ہمیں اس عہد کی تجدید کرنی چاہیے کہ ہم اپنے شہداء کی عظیم قربانیوں کو کبھی رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔

یوم دفاع کے موقع پر سکولوں میں درج ذیل اقدامات کیے جا سکتے ہیں:

1) اس دن سکول کی سطح پر یا کچھ سکول مل کر کوئی بڑا پروگرام کر سکتے ہیں جس میں تقریری مقابلہ جات، ڈرامے، ملی نغمے اور تقریری مقابلے کے لیے درج ذیل موضوعات ہو سکتے ہیں: ہم ہیں پاسباں اس کے، ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے، ہمیں پیار ہے پاکستان سے، مرے سر بکف مجاہد

2) طلبا سے وطن کی خاطر قربانیاں دینے والوں کی تصاویر بنوا کر، کہانیاں اور واقعات لکھوا کر سکول میں لگائے جائیں۔

3) دفاعِ پاکستان کے حوالے سے آگاہی مہم چلائی جا سکتی ہے جس میں پوسٹر، سٹیکر، بلیک بورڈ اور وائٹ بورڈ کے ذریعے پیغامات طلبا تک پہنچائے جائیں۔

4) آگاہی کے لیے سکول میں یوم دفاع کے عنوان سے سیمینار کا انعقاد یا سکول اسمبلی میں کسی مہمان کی تقریر کروائی جا سکتی ہے۔

5) یوم دفاع پر واہگہ، سیالکوٹ، قصور وغیرہ بارڈرز پر مطالعاتی دورہ کروایا جا سکتا ہے۔

6) سکول میں یوم دفاع پر ترانے اور ڈاکومنٹری دکھائی جا سکتی ہے۔ جیسے میجر عزیز بھٹی کے حوالے سے پی ٹی وی کا ڈرامہ وغیرہ

7) بچوں کو لاہور اور سیالکوٹ سرحدات کے نقشے دکھا کر معلومات دی جائیں کہ دشمن نے کہاں حملہ کیا تھا اور اس کا کس طرح منہ توڑ جواب دیا گیا۔

8) پرنسپل اسمبلی میں پاک بھارت جنگ کے واقعات بتاتے ہوئے میجر عزیز بھٹی پر روشنی ڈالے نیز پوری قوم کے شوق شہادت پر ضرور تبصرہ کرے۔

پیارے وطن کے تحفظ، سالمیت اور دفاع کے لیے اس جذبے اور عزم کو ہمیشہ قائم رکھیں گے جس کا مظاہرہ پوری قوم نے 6 ستمبر 1965 کے دن کیا تھا۔ یوم دفاع تجدید کا دن ہے اور تقاضا کرتا ہے کہ مسلمان نفرتوں اور عداوتوں کی خلیج کو پاٹ کر اپنی گم کردہ راہ کو پالیں اور متحد ہو کر بیرونی طاقتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ باور کرادیں کہ ابھی ایمان کی حرارت دِلوں میں زندہ ہے۔ ہمارے تعلیمی ادارے، جو ہماری اقدار اور روایات اگلی نسل کو منتقل کرنے کے امین ہیں، کے لیے ضروری ہے کہ وہ یوم دفاع کے حوالے سے خصوصی اقدامات کریں

9) بچوں سے جنگ میں استعمال ہونے والے فوجی سازوسامان اور اسلحہ کے ماڈل بنوائے جائیں اور سکول میں عسکری نمائش کا اہتمام کیا جائے۔

10) چھ ستمبر کے حوالے سے مختلف مقامات پر منعقدہ فوجی تقاریب میں بچوں کی شرکت کروائی جائے۔

11) جن اضلاع میں شہداء کی یادگاریں ہیں وہاں 6 ستمبر کی صبح پھولوں کی چادریں چڑھائی جائیں اور شہداء کے درجات کی بلندی کیلئے قرآن خوانی کی جائے۔ افواج پاکستان سے اظہار یکجہتی پر مبنی بینرز آویزاں کیے جائیں۔

12) تعلیمی اداروں کے سربراہان اپنے یہاں مورخین، علماء، ادباء و شعراء کو دعوت دیں کہ وہ طلبہ وطالبات کے ساتھ دفاع پاکستان پر مذاکرہ کریں تاکہ دفاع پاکستان کی یادیں تازہ کی جائیں اور بچوں کو دفاع کی اہمیت معلوم ہو سکے۔

مندرجہ بالا سرگرمیوں کے علاوہ درج ذیل سرگرمیاں بھی کروائی جا سکتی ہیں:

1) یوم دفاع کے حوالے سے کوئز کا مقابلہ کروایا جا سکتا ہے۔

2) سکول میں پرچم لہرانے کی تقریب منعقد کی جا سکتی ہے جس میں ایک بڑا پرچم تمام اساتذہ اور بچے مل کر لہرائیں۔

3) یوم دفاع کے حوالے سے دیگر اداروں میں منعقدہ ہم نصابی سرگرمیوں پر مبنی مقابلہ جات میں شرکت کی جا سکتی ہے۔

4) بچوں سے عہد لیا جائے کہ پاکستان کی وحدت اور سالمیت کے تحفظ کی خاطر ہمہ وقت تیار رہیں گے اور پاکستان کو عالمِ اسلام کا فخر اور اس کی قوت و شوکت کا مرکز بنائیں گے۔

5) ملکی سلامتی واستحکام کے لیے نوافل کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

رکھ کر نبیؐ کو سامنے آرائشِ کردار کر

مطالعہ سیرۃ النبیؐ مقابلہ جات

(مرحلہ سوم)

حضور کی حیات مبارکہ سے روشنی پانے اور اپنی زندگیوں کے گوشے گوشے کو منور کرنے کے لیے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے 2021ء میں مطالعہ سیرت النبی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ پہلے مرحلے پر منتخب 50 سکولوں کے 997 اساتذہ نے جبکہ دوسرے مرحلے پر 43 سکولوں کے 3650 طلبہ و طالبات نے تین کتب (محمد عربی، سب سے بڑا انسان، ہمارے رسول پاک) کا مطالعہ کیا۔ رواں سال 116 سکولوں سے 7231 طلبہ و طالبات سیرت کتب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ حسبِ روایت سیرت النبیؐ مقابلہ جات کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

(الف) خطاطی: حضور نبی کریمؐ کے مبارک نام یا ارشاد خوش خط لکھ کر بھیجے جا سکتے ہیں۔

(ب) مصوری: سیرتُ النبیؐ کے مطالعہ میں آنے والے مقامات کی خوب صورت منظر کشی کی جا سکتی ہے۔

(ج) حاصل مطالعہ: سیرتُ النبیؐ کے کسی عنوان یا واقعہ کو اپنے الفاظ میں تقریری انداز میں پیش کرنے کا مقابلہ ہو گا۔

نوٹ: طلبا مذکورہ بالا مقابلہ جات میں زیادہ سے زیادہ (کوئی سے) دو مقابلہ جات میں بیک وقت شرکت کر سکتے ہیں۔

انعامات

پہلا انعام: 7000 روپے | دوسرا انعام: 5000 روپے | تیسرا انعام: 3000 روپے | 5 اعزازی انعامات: 2000 روپے

مقابلہ میں تخلیقات بھیجنے کی آخری تاریخ: 15 اکتوبر 2025

بذریعہ ڈاک "ارسلان شاکر، 5-E شمن برگ جوہر ٹاؤن لاہور" پر ارسال کیجیے۔ وڈیوز بھیجنے یا رہنمائی کے لیے 0304-6897136 پر وٹس ایپ کیجیے۔

ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

5-E Samanberg, Johar Town Lahore, Pakistan | 0304-6897136 | shakirarslan769@gmail.com | www.get.org.pk

غزالی بنو قابل سینٹرز

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے اپنے تعلیمی اداروں میں جدید دور کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اور طلبہ کو ڈیجیٹل مہارتوں سے آراستہ کرنے کے لیے "بنو قابل سینٹرز" قائم کیے ہیں۔ان سینٹرز کا بنیادی مقصد بچوں کو ابتدائی عمر سے ہی ٹیکنالوجی کے صحیح اور مثبت استعمال سے روشناس کروانا ہے تاکہ وہ مستقبل میں خود اعتمادی کے ساتھ علم و عمل کے میدان میں آگے بڑھ سکیں۔ابتدائی مرحلے میں یہ سینٹرز چار سکولز میں قائم کیے گئے ہیں، جہاں بچوں نے مرحلہ وار ڈیجیٹل سکلز کی باقاعدہ تربیت حاصل کرنا شروع کر دی ہے۔

پہلے مرحلے میں 186 طلبہ و طالبات نے ایم ایس آفس کورس مکمل کیا ہے جس کا مقصد انہیں بنیادی کمپیوٹر آپریشنز اور مختلف کمپیوٹر سکلز سے روشناس کروانا تھا۔کورس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

ایم ایس ورڈ(MS Word):

- ڈاکومنٹ بنانا اور محفوظ کرنا
- مختلف فونٹس، سائز، اور کلرز کا استعمال
- پیراگراف کی ترتیب، لائن اسپیسنگ اور الائنمنٹ
- تصاویر اور ٹیبلز کا شامل کرنا وغیرہ

ایم ایس پاور پوائنٹ(MS PowerPoint):

- سلائیڈز بنانا اور ترتیب دینا
- عنوان اور مواد شامل کرنا
- تصاویر، آڈیوز اور ویڈیوز کا استعمال
- اینیمیشنز اور ٹرانزیشنز کا استعمال وغیرہ

ایم ایس ایکسل(MS Excel):

- اسپریڈ شیٹ بنانا اور سیلز میں ڈیٹا انٹری
- سادہ فارمولوں کا استعمال (مثلاً: SUM, AVERAGE)
- قطاروں اور کالمز کا فارمیٹنگ
- ڈیٹا کی بنیاد پر چارٹس اور گرافز بنانا
- ورک شیٹ کو محفوظ اور پرنٹ کرنا

کورس کی تکمیل کے بعد، ہر سکول میں اسیسمنٹ کا عمل جاری ہے جس کی عملی مہارتوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔کامیاب طلبہ کو باقاعدہ سرٹیفکیٹ جاری کیے جائیں گے اور بہترین کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔

بنو قابل سینٹرز مستقبل کے اُن خوابوں کی تعبیر ہیں جو طلبہ کو نہ صرف تعلیمی میدان میں بلکہ عملی زندگی میں بھی کامیاب بنانے کے لیے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی سنجیدہ کوششوں کا مظہر ہیں۔

غزالی سکول کامرہ، اٹک

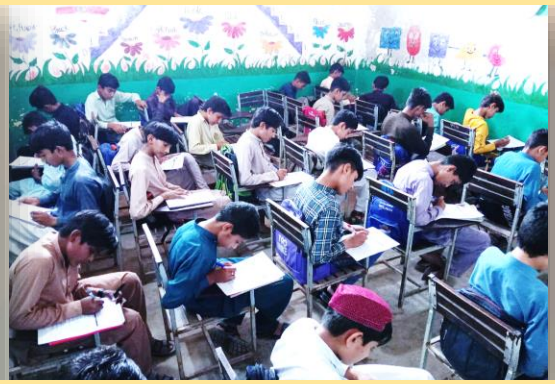

غزالی پریمیئر سکول دھریمہ، سرگودھا

غزالی پریمیئر سکول محمود والا، بھکر

غزالی پریمیئر سکول 78 چک، فیصل آباد

اس سلسلے کو بڑھاتے ہوئے عنقریب مزید چھ سکولوں؛ غزالی پریمیئر سکول ہردیو شیخوپورہ، غزالی پریمیئر سکول بہل بھکر، غزالی پریمیئر سکول پپلاں میانوالی، غزالی پریمیئر سکول فاطمہ جناح ٹاؤن ملتان، غزالی پریمیئر سکول اخلاص پور نارووال، غزالی پریمیئر سکول اڈہ پل 93 فیصل آباد میں بنو قابل مراکز قائم کیے جائیں گے۔

ارسلان شاکر

اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہلِ دل

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی اصل شناخت اُن افراد کے دم سے قائم ہے جنہوں نے اخلاص، حکمت اور عملی تدبر کے ذریعے اس ادارے کو درسگاہ سے تحریک تک پہنچایا۔ ان معتبر ناموں میں جناب **محمد اسلم خان** ایک اہم شخصی علامت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بطور ڈائریکٹر غزالی سکولز شمالی پنجاب وہ سینکڑوں سکولوں، ہزاروں اساتذہ اور ہزارہا طلبہ کی رہنمائی نہایت خوش اسلوبی اور منظم انداز کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں۔ اُن کی شخصیت غزالی کے اس فکری مشن کا مجسم اظہار ہے جو تعلیم کو صرف نصاب نہیں بلکہ کردار سازی اور خدمتِ انسانیت کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ غزالی کے دائرۂ کار میں اُن کا نام قیادت، دیانت اور استقامت کے ایسے روشن استعارے کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے جو ادارے کے تصورِ تربیت کو عملی صورت دیتا ہے۔

آغازِ سفر

محمد اسلم خان کا تعلق ایک باعزت اور سادہ دیہی خاندان سے ہے۔ ابتدا میں تدریس یا ملازمت ان کے پیشِ نظر نہ تھی، مگر غزالی سکول روڈی، بھکر میں منعقد سالانہ تقریب میں شرکت نے اُن کے دل میں علم اور خدمت کا ایسا چراغ روشن کیا کہ زندگی کا رُخ ہی بدل گیا۔ اُنہیں محسوس ہوا کہ تعلیم اس دیہی معاشرے کی حقیقی تعمیر کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اسی ارفع جذبے کے تحت اس وقت کے ڈسٹرکٹ مینجر اسلم فاروق سے آبائی گاؤں میں سکول بنانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ سکول بننے کے بعد اساتذہ کی عدم دستیابی کے باعث 23 مئی 2002 کو انہوں نے غزالی سکول محمود والہ، بھکر میں بطور استاد شمولیت اختیار کی۔ اگرچہ یہ ذمہ داری ابتدا میں محض دس دنوں کے لیے تھی، مگر ان کی صلاحیت، محنت اور طبعی شائستگی کی بنیاد پر صرف دو ماہ بعد انہیں سکول کا پرنسپل مقرر کر دیا گیا۔ یہ مرحلہ صرف انتظامی ترقی نہ تھی، بلکہ ایک ایسے تعلیمی وژن کی شروعات تھی جو آگے چل کر پنجاب بھر کے درجنوں سکولوں اور ہزاروں طلبہ کے مستقبل کی تعمیر کا سبب بننا تھا۔

بطور ڈسٹرکٹ منیجر

2006 میں ڈسٹرکٹ منیجر میانوالی و بھکر کی ذمہ داری کے لیے محمد اسلم خان کو منتخب کیا گیا کیونکہ دونوں اضلاع میں ان کی نقل و حرکت سہل تھی اور ادارہ انہیں انتظامی اعتبار سے اس ذمہ داری کے لیے موزوں سمجھتا تھا۔ اس وقت غزالی کے فقط گیارہ ادارے وہاں قائم تھے، جن کی توسیع، اصلاح اور انتظامی تشکیل کے لیے ایک مردِ مخلص درکار تھا۔ اسلم خان نے غزالی کے نظامِ تعلیم کو مقامی معاشرت میں راسخ کرنے کے لیے ایسی جہدِ مسلسل کا آغاز کیا جس کے نتائج نہایت شاندار رہے۔ اُنہوں نے صرف چار برسوں کے اندر 38 مزید سکول قائم کر کے سکولوں کی تعداد 49 کر دی اور ہر سکول میں وہی نظامِ کار، وقار، اخلاقی تربیت اور معیار نافذ کیا جو غزالی کی پہچان ہے۔

اُنہوں نے غزالی کے نظمِ اوقات، بہبود طلبہ فنڈ، داخلہ مہم، والدین سے تعلق اور اساتذہ کی تربیت — ہر پہلو کو ذاتی نگرانی میں لے کر ایک ایسا اعتماد پیدا کیا کہ غزالی کا نام ان علاقوں میں تعلیمی اعتبار سے شناخت اور وقار کی مثال بن گیا۔ یہی وہ مرحلہ تھا جس میں غزالی نے مقامی سطح پر اپنی جڑیں مضبوط کیں اور اسلم خان کے اخلاص نے اس عمل میں ایک فیصلہ کن کردار ادا کیا۔ انہی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں انہیں متعدد بار بہترین ڈسٹرکٹ منیجر کے اعزاز سے نوازا گیا اور ہیڈ آفس نے اس بات کو تسلیم کیا کہ انہوں نے غزالی کے مشن کو حقیقی معنوں میں نچلی سطح تک پہنچایا۔

بطور ریجنل منیجر

سال 2010 میں غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے میانوالی اور بھکر کے علاوہ خوشاب بھی ان کی سرپرستی میں دے دیا اور خاص ان کے لیے بطور ریجنل مینجر عہدہ دیا گیا۔ انہوں نے کوالٹی ایجوکیشن کی بہتری، اساتذہ کی تربیت، والدین کے اطمینان اور بچوں کی کردار سازی کو اولین ترجیح دی۔ NSP کے PEF پروگرام کے تحت 44 نئے سکول قائم کیے اور ساتھ ہی انتظامی ہم آہنگی اور امتحانی کارکردگی کو مثالی بنایا۔ بعد ازاں PSSP کے تحت 80 سکول نیٹ ورک میں شامل کیے، جن میں نظم، داخلوں اور اساتذہ کی رہنمائی کے واضح اثرات مرتب ہوئے۔ 2017 تک میانوالی، بھکر میں غزالی اداروں کی مجموعی تعداد ڈیڑھ سو سے تجاوز کر چکی تھی۔ ہر جگہ غزالی ہیڈ آفس کی پالیسی، کوالٹی کا معیار اور کردار سازی کا ماحول قائم ہوا۔ اس پورے سفر نے غزالی فاؤنڈیشن کو اس خطے میں ایک مضبوط شناخت عطا کی — اور محمد اسلم خان اس تعلیمی استحکام کے مرکزی معمار کے طور پر نمایاں ہوئے۔

بطور ڈائریکٹر

جب 2023 میں غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے وسیع تعلیمی نیٹ ورک کو ایک نئی سمت دینے کے لیے صوبائی نظام کا آغاز کیا تو پنجاب شمالی کے صوبائی ڈائریکٹر کے منصب کے لیے محمد اسلم خان کا انتخاب کیا گیا۔ ان کے زیرِ انتظام اضلاع میں میانوالی، بھکر، لیہ، سرگودھا، خوشاب، منڈی بہاوالدین، اٹک، راولپنڈی، گجرات، جہلم، چکوال اور اسلام آباد شامل ہیں۔ اس وقت اُن کی نگرانی میں غزالی کے تقریباً چار سو ادارے، چھیالیس ہزار طلبہ اور اٹھارہ سو سے زیادہ اساتذہ سرگرمِ عمل ہیں — اُنہوں نے اس عہدے کو محض انتظامی ذمہ داری کے طور پر نہیں، بلکہ غزالی کے فکری مشن کی عملی خدمت کے طور پر نبھایا ہے۔ ان کے دور میں پورے ریجن میں غزالی کے اقدار پر مشتمل ضابطۂ اخلاق کو مضبوطی سے نافذ کیا گیا ہے، ہر ادارے میں نظم و ضبط، داخلوں میں اضافہ اور کوالٹی اشورنس کے اُصولوں کو از سرِ نو مستحکم کیا گیا ہے۔

ان کی قیادت میں ہونے والے چند اہم کام یہ ہیں :

- 60 سکولوں میں STEM ایجوکیشن پروگرام کا آغاز
- 10 آئی ٹی لیبز اور 8 سائنس لیبز کا قیام
- سکل ڈویلپمنٹ سنٹرز اور ووکیشنل سنٹرز کا آغاز
- متعدد سکولوں میں سپورٹس اور ہم نصابی سرگرمیوں کا فروغ
- اساتذہ کی تربیت اور ٹیم ورک پر مسلسل توجہ
- سکولوں میں ہم نصابی سرگرمیوں کا فروغ

ان تمام اقدامات کا بنیادی مقصد غزالی کے ہر سکول کو مثالی کردار اور سماجی بھلائی کی ایک تربیت گاہ بنانا ہے۔ بطور ڈائریکٹر، انہوں نے ہر فیصلے میں غزالی ہیڈ آفس کی پالیسی، مشن اور روح کو مقدم رکھا۔ وہ تعلیم کو صرف نصاب یا امتحانی نتیجہ نہیں بلکہ ایک طالب علم کی شخصیت، اس کے رویّے اور کردار کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ اُن کی قیادت میں غزالی کے سکولوں کو نہ صرف وسعت ملی بلکہ وقار اور پہچان بھی نصیب ہوئی۔ شمالی پنجاب میں غزالی کا جو اعتماد عوام کے دلوں میں قائم ہوا، اس کے پیچھے اسی مؤثر نظم، کردار اور خلوص کی طاقت ہے۔

مستقبل کے منصوبے

آنے والے عرصے میں غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن شمالی پنجاب کے تمام اداروں کو کردار، ٹیکنالوجی اور سکل بیسڈ تعلیم کے ایک نئے معیار پر لانا چاہتا ہے اور اسی وژن کے تحت محمد اسلم خان نے اپنے اہداف متعین کیے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہر سکول محض تعلیمی نتیجہ پیش کرنے والا ادارہ نہ ہو بلکہ ایک ایسی تربیت گاہ ہو جہاں ہر بچہ اخلاق، ڈسپلن اور خود اعتمادی کا عملی نمونہ بنے۔ اسی مقصد کے لیے ان کا خصوصی فوکس درج ذیل نکات پر ہے :

- اساتذہ کی تنخواہوں میں بہتری اور پیشہ ورانہ ترقی کے بہتر مواقع
- STEM ایجوکیشن اور ٹیکنالوجی انٹیگریشن کو ہر سکول کا لازمی حصہ بنانا
- بچوں کی کردار سازی، اخلاقیات اور حب الوطنی پر مبنی پروگرامز کو مزید مضبوط کرنا
- اساتذہ کی مسلسل تربیت اور سکل اپ گریڈیشن
- ٹیم ورک اور ادارہ جاتی ثقافت میں اپنائیت پیدا کرنا

محمد اسلم خان کی قیادت میں غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن نے شمالی پنجاب کے دور دراز علاقوں میں علم اور کردار سازی کی جو شمع روشن کی ہے، وہ نہ صرف طلبہ بلکہ پورے معاشرے کے لیے امید کا استعارہ بن چکی ہے۔ اُنہوں نے ہر منصب کو خدمت کا وسیلہ بنایا اور غزالی کے مشن کو محض نصابی کارکردگی سے آگے نکال کر تہذیبی اور اخلاقی تشکیل کا جامع تصور بنا دیا۔ آج جب ہم شمالی پنجاب میں غزالی کے اداروں کی وسعت، ان کی تعلیمی کامیابیوں اور معاشرتی وقار کو دیکھتے ہیں تو اس پسِ منظر میں محمد اسلم خان کی محنت، دیانت اور قائدانہ بصیرت نمایاں نظر آتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کو ان جیسے رہنماؤں کے ذریعے آئندہ بھی علم و کردار کی روشنی پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ارسلان شاکر

خلوص سے روشن کیا گیا چراغ

بہل، ضلع بھکر کا سب سے بڑا اور قدیم قصبہ ہے جو دریائے سندھ کے سرسبز کچے اور ریگ زارِ تھل کے سنگم پر واقع ہے۔ اس خطۂ ارض کی پہچان اس کے باسیوں کی سادگی، محنت کشی اور خلوصِ معاشرت ہے۔ ایک طویل مدت تک اچھے تعلیمی و تربیتی اداروں کی کمی نے اس بستی کے باصلاحیت نوجوانوں کی راہیں مسدود رکھیں۔ معیاری درس گاہوں کے فقدان نے علم و فن کے متلاشی بچوں کے خوابوں کو ادھورا چھوڑ دیا تھا اور ترقی کی امنگیں اکثر حالات کی گرد میں دب جاتیں۔ انہی محرومیوں کے پس منظر میں جب 1999ء میں **غزالی سکول بہل** کی بنیاد رکھی گئی تو یہ صرف ایک تعلیمی ادارہ نہیں تھا بلکہ اُمید کی وہ کرن تھی جس نے پورے علاقے کے لیے روشنی کا در وا کیا۔ یہ ادارہ محض کتابی علم تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے بچوں کے اذہان کو فکر و شعور کی جلا بخشی، کردار سازی کو مقصدِ تعلیم بنایا اور تہذیبی و اخلاقی بیداری کی ایسی لہر پیدا کی جس نے بہل کے تعلیمی منظر نامے کو ہمیشہ کے لیے بدل کر رکھ دیا۔

غزالی سکول بہل دراصل جناب اسلم فاروق صاحب (پہلے ڈسٹرکٹ مینیجر میانوالی و بھکر) کے اخلاص اور عزم کا ثمر ہے۔ اپنے آبائی قصبے میں علم کا چراغ جلانے کی آرزو نے اُنہیں ہر رکاوٹ کے باوجود ثابت قدم رکھا۔ ہیڈ آفس نے فاصلے اور رسائی کے مسائل کے باعث ابتدا میں ہچکچاہٹ کا اظہار کیا، مگر اُن کی سچی لگن اور انتھک جدوجہد کے آگے یہ سب رکاوٹیں دم توڑ گئیں۔ بالآخر 1999ء میں پانچ مرلے کی ایک چھوٹی سی کرائے کی عمارت، جس میں محض دو کمرے تھے، اس خواب کی عملی بنیاد بنی۔ یہی وہ لمحہ تھا جب بہل کی تاریک گلیوں میں تعلیم کی روشنی پھوٹنے لگی اور آنے والی نسلوں کے لیے امید کی ایک نئی صبح طلوع ہوئی۔

سکول کا آغاز محض ایک استاد اور 17 ننھے طالب علموں کے ساتھ ہوا۔ اولین استاد محترم بدرالدین صاحب تھے، جو آج ڈسٹرکٹ مینیجر بھکر/لیہ کے منصب پر فائز ہیں۔ جب تعلیمی سفر تیسری جماعت تک بڑھا تو نہ جگہ میسر تھی اور نہ وسائل۔ ایسے میں بدرالدین صاحب نے ایک لوہے کا پائپ، خالی بوریاں اور چھپر خریدا اور ایک عارضی کمرہ تیار کیا، جہاں نئی کلاس کے دروازے کھلے۔ بارش کے دنوں میں جب پانی اندر تک رس آتا اور کبھی دھوپ کی شدت میں فرش تپنے لگتا، تب بھی یہی کچا کمرہ اور چھپر تلے بنی درسگاہ علم و ہنر کا مرکز رہی۔ یہ منظر محض تعلیم نہیں بلکہ قربانی، محبت اور اخلاص کی وہ علامت تھا جس نے غزالی سکول بہل کی بنیاد کو ہمیشہ کے لیے مضبوط اور منفرد بنا دیا۔

وقت گزرتا گیا اور غزالی سکول بہل نے اپنی معیاری تعلیم، اخلاقی تربیت اور ہمہ جہت سرگرمیوں کے ذریعے والدین اور کمیونٹی کا غیر متزلزل اعتماد حاصل کر لیا۔ 2010 میں ناروے میں مقیم محترم عبدالستار طاہر صاحب نے اپنی والدہ ماجدہ **مقصودہ بیگم** کی یاد کو دوام بخشنے کے لیے ایک شاندار تعلیمی عمارت تعمیر کروانے کا فیصلہ کیا۔ غزالی انتظامیہ کی انتھک کاوشوں سے یہ عظیم تحفہ بہل کو ملا اور یوں کشادہ کلاس رومز اور خوبصورت طرزِ تعمیر سے مزین عمارت ''غزالی سکول بہل – مقصودہ بیگم کیمپس'' کے نام سے وجود میں آئی۔ یہ عمارت محض اینٹ اور گارے کا ڈھانچہ نہیں بلکہ بہل کے خوابوں، آرزوؤں اور امیدوں کی روشن تعبیر ہے، جو آج نہ صرف ضلع بھکر بلکہ پورے غزالی نیٹ ورک میں اپنی شان، معیار اور حسنِ تعمیر کے اعتبار سے ایک نمایاں مثال سمجھی جاتی ہے۔

غزالی سکول بہل کی پہچان اس کی اخلاقی و روحانی تربیت ہے۔ روزانہ اسمبلی میں قرآنِ پاک کی تلاوت، احادیثِ نبوی ﷺ اور دعاؤں کا اہتمام طلبہ کے دلوں کو سکون اور کردار کو جِلا بخشتا ہے۔ سیرت النبی ﷺ کانفرنس، فہم القرآن کلاسز، نعتیہ و تقریری مقابلے، سپورٹس ڈے، اقبال ڈے اور سلام ٹیچر ڈے جیسی بامقصد سرگرمیاں بچوں کے اندر نہ صرف خود اعتمادی اور قیادت کے جوہر ابھارتی ہیں بلکہ انہیں شعورِ دین، تہذیبی وقار اور ملی وحدت سے بھی آراستہ کرتی ہیں۔ سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس میں مختلف مکاتبِ فکر کے علمائے کرام کی شمولیت اتحادِ امت کا زندہ اور عملی مظاہرہ ہے، جو اس ادارے کے فکری توازن اور تربیتی حکمتِ عملی کا واضح ثبوت ہے۔

غزالی سکول بہل نے غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت منعقدہ مرکزی مقابلوں میں ہمیشہ نمایاں کارکردگی دکھائی۔ سیرت النبی ﷺ مسابقے میں دوسری پوزیشن، گروپ نعت میں پہلی پوزیشن، تدریسِ ریاضی میں تیسری پوزیشن، سائنس میلے میں پہلی و دوسری پوزیشن اور علاقائی سطح پر ٹیلنٹ ہنٹ ایوارڈ میں پورے بہل میں پہلی پوزیشن حاصل کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہاں نصابی اور ہم نصابی دونوں میدانوں میں بھرپور محنت اور سرپرستی موجود ہے۔

الحمدللہ آج 764 طلبہ غزالی سکول بہل میں زیرِ تعلیم ہیں اور 25 تربیت یافتہ مرد و خواتین اساتذہ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ سکول کے دونوں کیمپس کی رجسٹریشن میٹرک لیول تک ہو چکی ہے، گرلز سیکشن سرگودھا بورڈ سے الحاق شدہ ہے اور سکول میں باقاعدہ سائنس لیب، کمپیوٹر لیب، لائبریری اور غزالی STEM پروگرام موجود ہے۔ عمارت بھی جمالیاتی اعتبار سے ضلع کی خوبصورت ترین عمارتوں میں شمار ہوتی ہے۔ الحمدللہ۔ راقمِ تحریر کو ادارہ ہذا میں 6 سال تدریس کا شرف حاصل رہا ہے۔ جو زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔

غزالی سکول بہل آج صرف ایک تعلیمی ادارہ نہیں بلکہ بہل کے لیے عزت، شعور اور خدمت کی شناخت ہے۔ یہ سب غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے قائدین، اساتذہ، والدین اور اہلِ بہل کے تعاون سے ممکن ہوا۔ اہلیانِ بہل عبدالستار طاہر، عامر محمود جعفری (ایگزیکٹو ڈائریکٹر، غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن) اور اسلم فاروق (صاحبان) کے شکر گزار ہیں جن کے سبب یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

بدرالدین– ڈسٹرکٹ مینجر بھکر/ لیہ

غزالی سے میری وابستگی 1999 میں اس وقت شروع ہوئی جب مجھے غزالی سکول بہل کا پہلا استاد بننے کا اعزاز حاصل ہوا۔ بعدازاں پرنسپل، پھر 2011 میں کوآرڈینیٹر اور 2014 سے بطور ڈسٹرکٹ مینجر اپنی خدمات انجام دے رہا ہوں۔

ابتدائی دنوں میں تدریس سے لے کر صفائی اور چوکیداری تک ہر ذمہ داری خود سرانجام دی۔ وہ ننھا پودا جو 1999 میں بویا گیا تھا، آج اللہ کے فضل اور اساتذہ کی محنت سے ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ میری زندگی کا مقصد ہمیشہ سے غزالی تھا اور ان شاءاللہ آئندہ بھی یہی رہے گا۔

پچیس برس کی مسلسل جدوجہد کے بعد آج غزالی سکول بہل اپنی پہچان اور وقار کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس ادارے کے اساتذہ اور طلبہ کی محنت دیکھ کر دل کو سکون اور فخر حاصل ہوتا ہے۔ میرا یقین ہے کہ اخلاص اور عزم سے کی گئی کوششیں کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک غزالی کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔

غزالی سکول بہل کے درخشاں ستارے

نام	موجودہ شعبہ / پیشہ	نام	موجودہ شعبہ / پیشہ
محمد زبیر	پاک آرمی	کرن عباس	ڈاکٹر آف فزیوتھیراپی
سہیل ندیم	پنجاب پولیس	زینب صفدر	ڈینٹل سرجن
انوار الحق	پنجاب پولیس	حفصہ اختر	ایل ایل بی (LLB)
عمیر ممتاز	پاک آرمی	بلال صفدر	گورنمنٹ ٹیچر
ذیشان حیدر	پاک ائیر فورس	مبین اختر	ایم بی بی ایس (MBBS)
سید فخر عباس	ایل ایل بی (LLB)	سحر ش نیازی	ایم بی بی ایس (MBBS)
مریم شیرازی	ایل ایل بی (LLB)	عمار رانا	ڈینٹل سرجن

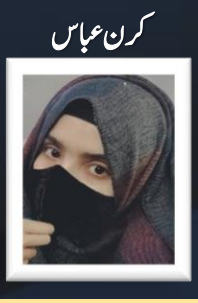
کرن عباس

سہیل ندیم

انوار الحق

عمار رانا

مریم شیرازی

مبین اختر

بلال صفدر

غزالی سکول بہل کے ہونہار طلباء آج مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں اور ادارے کے وقار کو چار چاند لگا رہے ہیں۔ ان جیسی دیگر سینکڑوں مثالیں اس سکول کی کامیابی کا ثبوت ہیں۔ درحقیقت غزالی بہل نے سماج کو صرف پڑھے لکھے افراد نہیں بلکہ باکردار اور باصلاحیت شہری دیے ہیں۔

جائزہ کتاب

لوازمہ تقریر

(ادبی موضوعات پر اچھی تقاریر کا مجموعہ)

غزالی ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ طلبہ وطالبات تعلیمی میدان میں کامیابی کے ساتھ خود میں قائدانہ اوصاف پیدا کریں۔اپنا مافی الضمیر مدلل انداز میں بیان کرنے اور معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے کے قابل بن سکیں۔اس مقصد کے لیے متعدد سرگرمیاں غزالی سکولز میں جاری رہتی ہیں۔زیر نظر مینول بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔اس میں کوشش یہ کی گئی ہے کہ سال بھر کے تہواروں اور اہم ایام کی مناسبت سے تقریری مواد یکجا کر کے آپ کو مہیا کیا جائے۔تاکہ آپ بچوں کو تقاریر کی تیاری اور ادبی مقابلہ جات میں شریک کروا سکیں۔کوشش کریں جن طلبہ میں تقریری صلاحیتیں موجود ہیں،ان کی تلاش اور نکھار کا مناسب انتظام ہوتا رہے۔اس سلسلہ میں یہ لوازمہ تقریر آپ کی مدد کرے گا۔ان شاءاللہ

زیرِ نظر مینول میں سال کے بارہ مہینوں کی مناسبت سے لگ بھگ 120 کی تعداد میں مختلف اور متنوع موضوعات پر تقاریر تیار کی گئی ہیں۔تقاریر کا شوق رکھنے اور عزم رکھنے والے طلبہ وطالبات کے لیے اس میں تقریری معاون بہت سا مواد موجود ہے۔تقاریر کا متن آسان اور عام فہم، طلبہ کی ذہنی استعداد کو مدنظر رکھ کر تیار کیا گیا ہے۔یہ کوشش کس حد تک کامیاب ہوئی ہے اس کا درست اندازہ تو اس وقت ہو گا جب آپ ادبی مقابلہ جات کے سلسلہ میں اس مینول سے بھرپور استفادہ کریں گے۔صلائے عام ہے یاراں نکتہ داں کے لیے

مینول کی خوبصورتی یہ ہے۔کہ تقاریر کو طلبہ کے لیے آسان اور عام فہم انداز میں غیر ضروری اور لاحاصل مواد سے اجتناب کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہے۔ہر تقریر ایک علیحدہ سے ادبی رنگ لیے ہوئے ہے، جسے علامہ اقبال کے اشعار مزید خوب صورت بنائے دیتے ہیں۔آیئے اس خوب صورت کاوش کو اپنے دل اور سکول کی بہار بناتے ہیں۔ہم امید کرتے ہیں یہ مینول طلبہ کی تقریری صلاحیتوں میں نکھار کا سبب بنے گا۔دل سے جو بات نکلتی ہے، اثر رکھتی ہے

خصوصیات

آسان اور دلچسپ تقاریر کا مجموعہ	بچوں کے ذوق اور ذہنی سطح کے مطابق	سال بھر کے ایام اور تہواروں کی مناسبت سے
اساتذہ وطلبہ کے لیے معاون	جدید دور کے تقاضوں کے مطابق	متنوع موضوعات، ادبی رنگ لیے ہوئے

سرورق خوب صورت ٹائیٹل، دلکش طباعت، دیدہ زیب ورق، ہر کامیاب سکول کی لائبریری کا ضروری حصہ

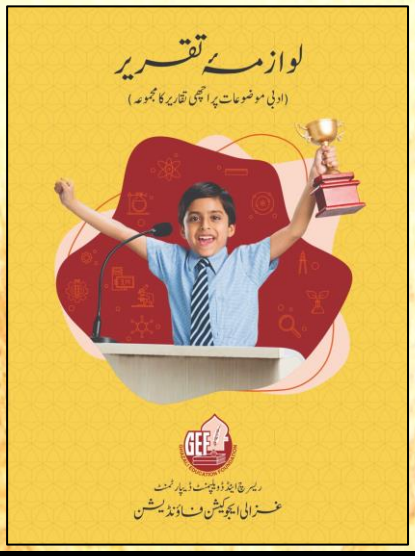

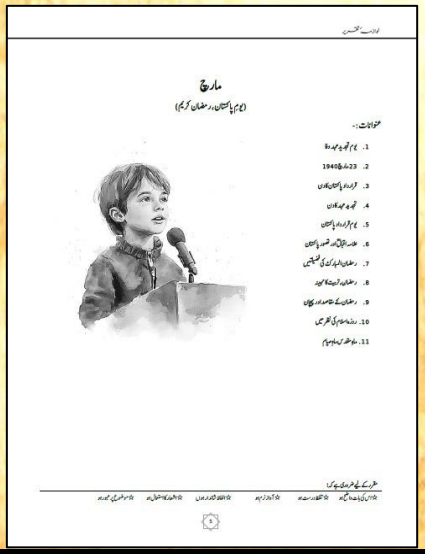

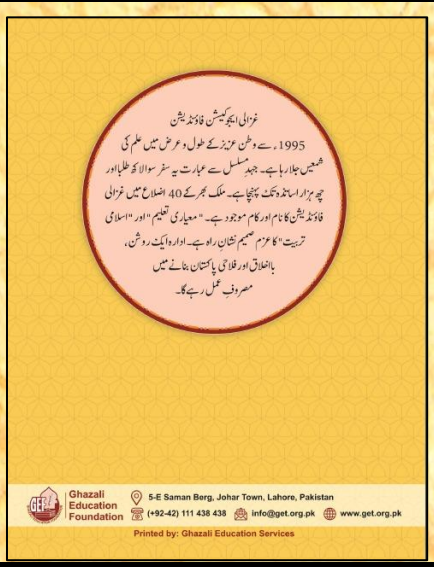

اس مینول کو حاصل کرنے کے لیے درج ذیل موبائل نمبر پر رابطہ کیجیے: 03015333238

Ghazali STEM Education Program

100

STEM Schools

A proud milestone in our Educational Journey.

Research & Development Department